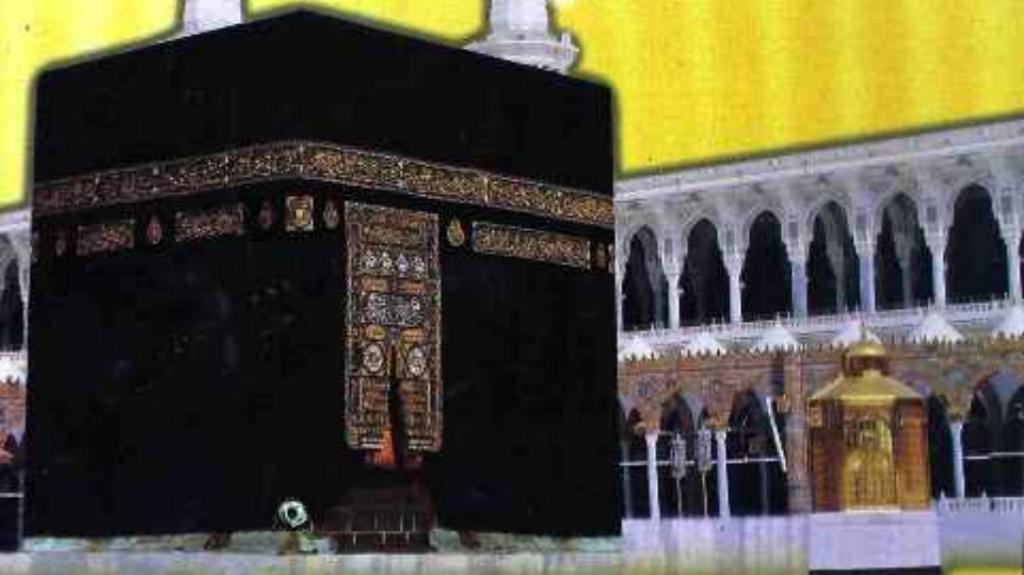


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ارشاد باری تعالیٰ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ لِأَنَّ يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَادُونَ ذُلِّكَ
لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكَ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرَى إِشْمَاعِلَيْمَ (اسرة النساء آیت ۴۸)

ترجمہ: بے شک اللہ شرک کو معاف نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ وہ جس کے لیے جا ہے گا معاف فرا
دے گا۔ اور جو اللہ کے ساتھ شرک کا ارتکاب کرتا ہے تو یقیناً اس نے ایک بہت بڑا ناہ (ہرستان) باندھا ہے

دَرِسْنِ تَوْحِيد

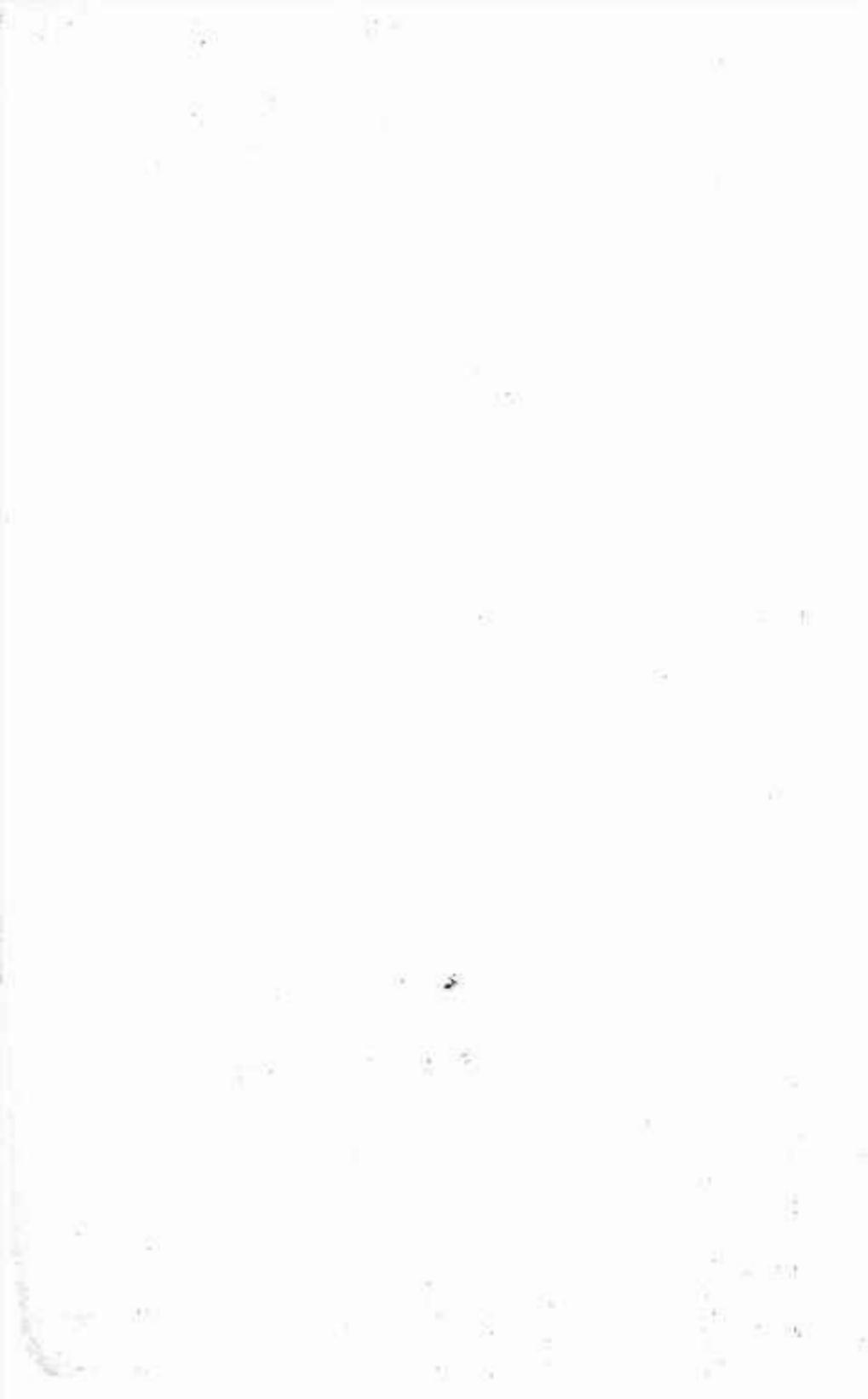


تألیف ملا حافظ سراج الدین جو دھوی رحمانی

ضمیر خادم الاسلام عَبْدُ الرَّؤْفُ

تہذیب و نظر ثانی محمد فضیل خلیل حمد الرازی





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

درس توحید

تألیف:

مولانا حافظ سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جود پوری

ضمیمة درس توحید

از خادم الاسلام عبدالرؤف رحمۃ اللہ تعالیٰ

تہذیب و نظر ثانی

محمد افضل خلیل احمد
ہے نقد توحید و سنت ائمہ وزراحت کا طریق
فتمہ جنگ وحدت اسلامیہ طبع جمعہ اکادمی (اٹھال)

﴿مکتبۃ الامام البخاری﴾

چوہدری راحت علی روڈ - منظور کالونی گجرچوک - کراچی

فون: 5381717, 0300-2160113

وقف لله تعالى

نام کتاب

مولف : مولانا حافظ سراج الدین صاحب جوہرپوری۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

ضمیم درس توحید : از خادم الاسلام بابا عبد الرؤوف۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

تہذیب و نظر ثانی : محمد افضل خلیل احمد الاثری

خطیب جامع مسجد سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ فیض سوسائٹی۔ کراچی

مضمون : عقیدہ توحید ارڈنر شرک و بدعاں

تعداد صفحات : 23x36 / 16 سائز : 64

بار اول تیازدہم : 1419ھ تا ذوالحجہ 1423ھ تعداد : 41000

بار دوازدہم : جمادی الثانی 1424ھ تعداد : 6000

مکتبہ السنۃ : اہتمام طباعت

سو بھربازار نمبر 1 کراچی - فون: 09 7226509

مفہٹ ملنے کا پتہ

(1) الكتاب والسنۃ لانبریئری ایک منارہ مسجد و مکتبہ شہید ملت کراچی

(2) عقیق آمنہ مسجد عقبہ المن - طارق روڈ کراچی

(3) الحمد الاسلامی للبنات - C-31 بلاک-2 کراچی ایڈ پرنٹریشن سوسائٹی۔ کراچی

(4) مکتبہ الامام البخاری مخظور کالوں گجرچوک کراچی

فون نمبر 4315324 موبائل نمبر 03002160113

(5) جامع مسجد امام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایشیش طریف شہید شجاع آباد ملٹان



عَزِيزٌ بَاعِيْ شَفَقَ قُوَّتَ خَلِيفَ

اَمِّ اللَّهِ الْوَالِيْخَ

الْقَدِيرُ

(۳۹ : ۱۲)

کیا بہت سے متفرق رب بہترین یادہ ایک اللہ
جو سب پر غالب ہے (سورہ یوسف آیت ۲۹)



بسم الله الرحمن الرحيم

عقیدہ توحید بین اسلام کی اساس اور تمام روحانی قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد اللہ عزوجل وحدۃ الاشیریک لذ کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ہے۔ توحید کے مدنقائل شرک ایک ایسی دفع اور مودتی بیماری ہے کہ انسان کو انسانیت سے خارج کر کے چوپائیوں اور درندوں سے بھی ارزل بنا کر جہنم میں ابدی طور پر لاڈا لتی ہے۔ اور تمام انبیاء علیہم السلام توحید کی دعوت کے ساتھ شرک کا رد اور مشرکین سے بیزاری اور براءت کرتے رہے۔

امم مسلمہ کے ہر فرد کی بھی پہلی ذمہ داری بھی ہے کہ تاحیات توحید کی دعوت دے اور شرک سے بازر ہے اور دوسروں کو بازر کرے۔

یہ کتاب ”درس توحید“ اس سے قبل نہیں معلوم کتنا تعداد میں چھپ کر منت تقسیم ہو چکی ہے۔ اب تک سن 1419ھ سے گیارہ ایڈیشن تو میرے توسط سے اکتا لیں ہزار کی تعداد میں چھپ کر منت تقسیم ہو چکے ہیں جبکہ یہ اس کا بارہواں ایڈیشن چھ ہزار کی تعداد میں ہے۔ اللہ عزوجل مصنف اور ناشر کو جنت الفردوس میں جگدے۔ آمین

اور ناشرین بالخصوص بابا عبد الرؤوف اور آل عبد الرؤوف اور دیگر ماسٹریں اور بنده کی اس معمولی خدمت کو اخروی زندگی کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین
طبعہ بنہ ایں بنہ نے بعض مقامات پر تہذیب و اختصار اور وضاحت کے اعتبار سے کچھ ترمیمات کی ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ

وازو اوجه امہات المؤمنین ومن تبعهم باحسان الى یوم الدین۔

محمد فضل خلیل الحمد الارثی 28 جمادی الثانی 1425ھ / 15 اگست 2004ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکریمِ، اَمَا بَعْدُ ۚ

وجہ تالیف انقلاب روزگار اور گردش دور ادوار میں امام کے مسلمانوں نے اسلام میں اس قدر تغیر عظیم پیدا کر دیا کہ اصل دین جزو مادہ خیر القرون میں تھا آج عنقا ہے۔ اس وقت جو کام باعث ضلالت تھا آج وہ راویہ دایت ہیں تو حیدر شرک ہو گئی اور شرک تو حیدر اسلام کفر ہو گیا اور کفر اسلام سنت پدعت ہو گئی اور بدعت سنت۔ یہ تغیر کیوں کر ہوا اور کس طرح ہوا؟ اس کا جواب ذیل کی آیت دے گی۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْجَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللّٰهِ﴾

(بارہ: 10 ر کوچ: 11 سورۃ التوبہ۔ آیت تسلیم: 34)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! بہت عالم اور درویش اہل کتاب کے کھاتے ہیں مال لوگوں کے ناحق اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے۔“

مطلوب صاف ظاہر ہے کہ خود غرض اور مطلبی مولوی ملا ”دھوگی مرشد“ بیرون زادے، فلسفی صوفی درویشوں نے اپنی طبع نفسانی اور دنیا طلبی کی غرض سے ہمارے ناداقف بے علم بھائیوں کو اپنے مکر کے جال میں چھانس کر تو حیدر سنت پر خوب پرداہ ڈالا اور شرک و بدعت کفر و ضلالت کو ایسا چمکانے کی تاکام کوشش کی کہ اپنے زعم باطل میں تو حیدر کے آفتاب کو مد ہم بنا دیا۔ اللہ وحدہ لا شریک کے صفات خاصہ غیر اللہ میں منوادیے۔ قبر پرستی پیر پرستی ارواح پرستی، رسوم تحریز یہ داری، علم، الاو، فعل کی سواری، نواجه خضری کی ناؤ، بی بی کی صحبت، قبروں پر عرضیاں، عرس ناق رنگ، غیر اللہ کی نذر و نیاز، بزرگوں کے نام کے درود و طائف، قال

گندے نونے نوکلے بدشُونی، وہم پرستی، اصلی نقلي قبروں کے سجدے، طواف، غلاف، چڑھاوے، بُنی دُلی، پیر، شہید کو غیب دان جانا، ان کی ارواح کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانا داخل اسلام ہو گیا۔ لاکھوں نہیں کروڑوں مسلمان قبروں کے چُخاری اور لاکھوں مجاہد قبروں کے بیو پاری بن بیٹھے۔ قیصر و کسرائی کی مملکتوں سے خارج وصول کرنے والے اب بزرگوں کی قبروں کی کمالی پر جینے لگے۔ ہزار ہا آیات و احادیث کے باوجود خلاف شرع کاموں سے ایک انج بھی پچھے ہنگامہ کوارنہیں کرتے۔

رسول کریم شفیع المذہبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے تو شرک کی منذیبوں کو ویران اور شرک کی بستیوں کو بیبا ان بنا یا تھا۔ لات و منات کے پیچاریوں کو اللہ عز و جل کے آگے لا جھکایا، حضرت مریم و عیسیٰ علیہما السلام میں اللہ کی صفات مانے والوں کو توحید کا سبق پڑھایا تھا۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کی قبروں پر نہیں مانئے اور چادریں چڑھانے والوں کو قادرِ مطلق کا پرستار اور اللہ بر ترو و توانے دعا میں مانگنے والا بنا کر یہ سکھایا تھا۔

لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ	جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم	اسی کے سدا عشق کا دم بھروسہ تم
اسی کے غصب سے ڈرد گر ڈرو تم	اسی کی طلب میں مرد جب مرد تم
مترابہ شرکت سے اس کی خدائی	نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

سب کے سب انبیاء اولیاء پیر و شہید تو مخلوق کو خالق کی ذیور ہی پر لاکھڑا کرتے ہوئے، رحمانی جاہ و جلال کا سکے لوگوں کے دلوں میں بخاتے ہوئے رب العالمین کی طرح نفع و نقصان کا اختیار جو اللہ کی مخلوق میں سمجھا جاتا تھا، اس باطل عقیدے کو فکرے کلڑے کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے تھے، مگر افسوس ہے کہ آج کلہ تو توحید کے پڑھنے والے توحید کے دشمن بن کر شرک و کفر کی ان تاریک غاروں میں گھس کر جن میں گر کر اگلی قومیں غارت ہو

گی تھیں! انہیں برگزیدہ بزرگوں کے ناموں، انہیں کی قبروں کے ساتھ وہی کام کر رہے ہیں جو بت پرست بتوں کے ساتھ کرتے آئے ہیں! سخت حیرت اور بے حد تعجب کا مقام ہے تم نے شرک کو اسلام اور کفر کو ایمان بھیجا لیا!! طاق، تحریق، پلے چبوترے، تھان، تھان پر تمہارے سر چکنے لگے، مسجد میں بے رونق، مقبرے آباد کر لئے آج اللہ کے اوصاف ٹھوک میں مانے جانے لگے!!

میرے دوستو! وہ اسلام جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر چھوڑ کر پیش پر پھر باندھ کر، طرح طرح کی مصیبیں جھیل کر اپنا خون پانی ایک کر کے پھیلایا تھا، جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے اور اپنے بچوں کے خون سے پالا تھا وہ کہاں ہے؟ کہہ رہے؟ آج کے اسلام اور آج سے تیرہ ہو برس پہلے کے اسلام میں زمین اور آسمان کا فرق نظر آنے لگا۔ دل صنم خانہ ہے یادِ غیر اللہ سے بُت بھی اب کہنے لگے مسلم نہما کافر ہیں

میرے بھائیو! ذرا تو سوچو اور غور کرو کہ اللہ رب العالمین کی الوہیت و ربویت سے انکار نہ تو اسلام سے پیش کی کو تھا اور نہ اب بھی کسی کو ہے۔ کوئی ہندو منی سے بنائے توں کو خالق نہیں بتاتا۔ پارسی بھی آگ کو مظہر ایزدی کہتے ہیں تے تو یہود کو اللہ سے انکار ہے اور نہ نصاری کو کفار عرب بھی اللہ کو مانتے تھے۔ لیکن یہ سب کے سب اپنے بزرگان دین کے ساتھ وہی افعال شر کیہ کفریہ کرتے تھے جو آج ہم اپنے بزرگان دین کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اور توحید کے دشمن بن کر اسلام کو جڑ، پیر سے اکھاڑ رہے ہیں۔ یہ چند اشعار ذیل کے ملاحظہ فرمائیں جن سے ہمارے موجودہ اسلام نہ کافر کی پوری تصویر مع خدو خال کے نظر آ رہی ہے:-

حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے ہمیں در پر خواجہ کے بجدہ روا ہے
 لگر داب بلا افراط کشی مدد کن یا معین الدین چشتی
 عجماً اللہ چون گدائے مستعد المدد خواهم زخواج اقشبند
 وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
 ہمارے سرور عالم کا رتبہ کوئی کیا جانے
 خدا سے ملنا چاہے تو محمد ﷺ کو خدا جانے
 جو کچھ ہمیں لیتا ہے لے لیں گے محمد سے
 وہی لا ہوت وہی ناسوت غرض ہر ہر شے
 شکل بُکل میں وہ انسان بنے بیٹھے ہیں
 تو دیکھاڑات احمد میں احمد روپیں رہتا ہے خدا
 شریعت کا ذر ہے نہیں صاف کہہ دوں خدا خود رسول خدا بن کر آیا
 اسلام کی سب سے بہتری تعلیم یہی ہے کہ شرک سے بچے اور توحید پر قائم رہے۔ اگر آدمی
 توحید پر مضبوط رہا تو اس کے اعمال حنفی اللہ کے نزدیک مقبول و رشہ سب مردو اور اکارت
 ہو گے۔ اس لئے ایک مختصر معیار توحید کا پیش خدمت ہے۔ جس پر اوتی غور کرنے سے ہر
 ایک شخص شرک کو بخوبی بچھ سکتا ہے۔

معیار توحید

اول: اللہ وحده لا شریک له اپنی تخلوق کی طرف سب سے زیادہ نزدیک ہے وہ محض اپنے فضل و کرم سے بغیر کسی وسیلہ واسطہ و ذریعہ کے سب کی پکار سنتا ہے۔ سب کا نگہبان ہے ہر جگہ ہر حال میں اپنی صفات کے اعتبار سے حاضر و ناظر رہنا اور ہر چیز کی خواہ وہ دور ہو یا نزدیک چھپی ہوئی ہو یا کھلی، اندھیرے میں ہو یا اجائے میں، آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں، پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہو یا سمندر کی تہبہ میں خبر رکھنا اسی کی شان ہے۔ اگر کوئی کسی نبی،

ولی پیر یا شہید کے ساتھ ایسا عقیدہ رکھے اسکے نتیجے جیسے ہر دم اس کا نام جپے نزدیک یادوں سے اس کو پکارئے، مصیبت کے وقت اس کی دبائی دئے، دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرئے اس کے نام کا ختم پڑھے، اس کی صورت کا تصور باندھے، اس کو واقعی راز خفیٰ و حلی جانے والہ شخص مشرک ہو جاتا ہے۔ یہ ”شرك فی العلم“ ہے۔

دوم: اپنے ارادے سے تصرف کرنا، اپنا حکم جاری کرنا، اپنی خوشی سے مارنا، جانا، رزق کی کشاوگی یا تنگی، متدرستی یا بیماری، خوشی یا غمی، قحط یا ارزائی، اقبال یا ادبار، فتح یا نکتہ، مشکل کشائی، حاجت روائی، سب کچھ اسی قادر قیوم کے قبضہ، قدرت میں ہے اور کسی کے نہیں۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی ولی پیر، شہید، غوث، قطب، کو بھی عالم میں تصرف کرنے کی قدرت از خود ہے یا اللہ پاک نے ایسی قدرت ان کو بخشی ہے وہ شخص از روئے کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرک ہو جاتا ہے۔ یہ ”شرك فی التصرف“ ہے۔

سوم: اللہ عز وجل نے بعض کام تعظیم کے اپنے لئے خاص کئے ہیں جیسے رکوع کرنا، سجدہ کرنا، ہاتھ باندھ کر گھر کے طرف زدیک یادوں سے چل کر جانا، اس کے نام کا طواف کرنا، اس کی طرف قربانی لے جانا، وہاں نتیں مانتا، اس کی چوکھت کے آگے گھر کے طرف ہو کر دعا میں مالکنا، اس کا مجاور بننا، اس کے گھر کی خدمت میں مشغول رہنا، اور فرش فروش، روشنی صفائی، پانی وغیرہ کا سامان اس کے لوگوں کے لئے درست کرنا، اس کے کنویں کے پانی کو تبرک سمجھنا۔ یہ سب کام معبد و برحق نے اپنی عبادات کے لئے خاص کئے ہیں، اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی ولی پیر، شہید، غوث، قطب اور ان کے مزارات بھی اسی طرح کی تعظیم کے لائق ہیں یا ان بزرگوں کی بھی ایسی ہی تعظیم کرنے سے لوگوں کی مشکلیں دور ہوتی ہیں، وہ شخص مشرک ہے۔ یہ ”شرك فی العبادات“ ہے۔

شرک کی برائی:

شرک اللہ وحدہ لا شریک لے کے ساتھ سخت سُرکشی نافرمانی، بخاوت اور مخالفت ہے، اس کا عناہ کفر کے گناہ سے کچھ کم نہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تجھے آگ میں جلائے تو تو جانا قبول کر، مگر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا قبول نہ کر۔ دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے شرک کیا ہوگا اس کی بخشش کا میں ذمہ دار نہیں۔ شرک کرنے والا اگر بغیر توبہ کے مر جائے تو وہ ہرگز نہیں بخشا جائے گا۔ مشرک ہمیشہ دو ذخیر کی آگ میں جلتے گا۔ قرآن شریف کا تو کوئی پارہ بلکہ رکوع تک اس تعلیم سے خالی نہیں کہ مخلوق کو مخلوق کے پکارنے سے روکا جائے۔ کیونکہ کسی حالت اور کسی صورت میں بھی کسی مخلوق کو یہ قدرت نہیں ہے کہ ہمارے آڑے کام سنواردے۔ یا بگزے کو ہنادے۔ ملاحظہ ہوں آیات ذیل:-

آسمانی فیصلہ:

کار خان الہی میں کسی کو کچھ دخل نہیں

تمام بھی آدم میں افضل البشر حضرات انبیاء علیہم السلام ہیں اور تمام نبیوں میں افضل و اکمل شفعی المذین رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ نہ تو اللہ کی ربویت میں کوئی شریک نہ اور نہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبودیت میں کوئی مثال، مگر باوجود اس عزت، عظمت اور شان کے رب العزت اپنے کلام مقدس میں مسلسلہ توحید کو دعاف کرنے کے لئے صاف لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿فُلْ أَنِي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ صَرَاوْلَا رَشَداً - قُلْ أَنِي لَنْ يُحِبِّنِي مِنَ اللَّهِ﴾

اَحَدٌ وَلَا اَحَدٌ مِنْ دُوْنِهِ مُتَّحِدٌ۝۔

(بایہ: 29، کوئی: 12۔ سورہ الحج۔ آیت نمبر: 20-21)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ میں تمھارے لئے اُنف یا انتصان کا اختیار ہرگز نہیں رکھتا آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوابع بھی کوئی نہیں بچا سکتے اور میں بھی اسکے سوا کہیں اپنی پناہ کاہ نہیں پاؤں گا۔

اللہ کے اس فیصلہ کے مطابق جب کہ خود سید الانبیاء، صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنف و انتصان پہنچانے کی قدرت نہ تو خود بخواہ ہے اور نہ اللہ کی بخشی ہوئی تو پھر کسی اور نبی ولی پیر شہید غوث و قلب کو کیا اختیار جو کسی کی مشکل کشائی، حاجت روائی کر سکیں ایماندار کو سر تسلیم خم کرنے کے لئے تو یہ اُن فیصلہ ہے۔

آسمانی فیصلہ

غَيْرُ اللَّهِ كُوْمَدَ كَهْ لَهْ پَكَارَ نَاصِرَتْعَ شَرَكَ ہَےْ

اوپر کی آیت ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ سوائے قادر قوم کے کسی اور کوئی قدرت اُنف و انتصان کی نہیں ہے۔ ذیل کی آیت یہ حکم دیتی ہے کہ جو چیز اُنف و انتصان پر قادر نہیں اس کو ہرگز مت پکارواداڑے کام میں بیٹھرک ہے۔

﴿وَلَا تَذَعُ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكُ وَلَا يَضُرُّكُ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ﴾۔ (بایہ: 11، کوئی: 16۔ سورہ بولونس۔ آیت نمبر: 106)

ترجمہ: ”مت پکارو تم اللہ کے سوا کسی کو جو نہ تم کو اُنف و انتصان پہنچا سکے اگر ایسا کرو گے (یعنی غیر اللہ کو پکارو گے) تو تم مشرک بن جاؤ گے۔“

ایماندار کو سر تسلیم خم کرنے کے لئے یہ اُن فیصلہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کو مدد کے لئے

نہ پکار جائے۔

﴿وَمَنْ يُعَصِّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا﴾۔

(پارہ: 22۔ رکوع: 1۔ سورۃ احزاب۔ آیت نمبر: 36)

”اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے وہ کھلا گراہ ہو چکا۔“

مقام غور ہے کہ ایسے کھلے احکام ہوتے ہوئے مزارات بزرگان پر جا کر مرادیں مانگنی کیا خلاف حکم الہی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں۔

بھائیو! از روئے قرآن مجید و احادیث شریف اور نہ سب امام و الامقام امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مردوں کا سنتا ثابت نہیں۔ حقیقت مذہب کی محترم کتابوں میں قطعی فیصلہ موجود ہے کہ مرد نہیں سنتے۔ ملاحظہ ہو ہدایہ عنایہ کے ایسے فتح القدر، عینی، مستخلص وغیرہ۔

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلُقُونَ أَمْوَاتٍ غَيْرَ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ إِيَّانِ يُعْثِرُونَ﴾۔

(پارہ: 14۔ رکوع: 8۔ سورۃ النحل۔ آیت نمبر: 20-21)

ترجمہ: ”یعنی جو لوگ اللہ کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اور خود مخلوق ہیں اور مرے ہوئے ہیں بے جان ہیں (روجیں ان کی اپنے مقام پر پہنچ گئیں) اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب جی کر قبروں سے اٹھیں گے۔“

ایک آیت میں ہے:-

﴿وَهُمْ عَنِ الدُّعَاءِ بِهِمْ غَافِلُونَ﴾۔

(پارہ: 26۔ رکوع: 1۔ سورۃ الأحقاف۔ آیت نمبر: 5)

ترجمہ: ”وہ لوگ ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔“

ایک آیت میں ہے:

﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْبِعٍ مِّنْ فِي الْقُبُورِ﴾۔

(پارہ: 22۔ رکوع: 15۔ سورہ فاطر آیت نمبر: 22)

ترجمہ: ”(اے نبی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں پڑے ہوؤں (یعنی مردوں) کو نہیں سکتے۔“

ایک آیت میں ہے:-

﴿إِنَّكَ لَا تُسْبِعُ الْمُؤْمِنِيْ﴾۔

(پارہ: 21۔ رکوع: 8۔ سورہ الروم۔ آیت نمبر: 50)

ترجمہ: ”(اے نبی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو نہیں سنا سکتے ہو۔“

ان آیات اور ان حصی اور بہت آیتوں سے ثابت ہے کہ مردے نہیں سنتے۔ چنانچہ اس کی تائید میں ایک قابل غور واقع درج ہے۔

فیصلہ امام والا مقام کا کہ اہل قبور ہماری دعاوں کو نہ سن سکتے ہیں

اور نہ نہیں کوئی تصرفات حاصل ہیں

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اولیاء کی قبروں پر آیا کرتا ہے۔ سلام کر کے مخاطب ہو کر اولیاء اللہ سے عرض کرتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں کئی ہمینوں سے آ رہا ہوں تم کو پکارتا ہوں۔ میں تم سے یہی چاہتا ہوں کہ تم میرے لئے اللہ سے یہی دعا کرو۔ امام ابوحنیفہ نے یہ سن کر اس شخص سے پوچھا کہ کیا ان اولیاء اللہ نے تجھے کوئی جواب دیا؟ اس نے کہا اے حضرت! نہیں دیا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ ”تجھے کو دوری ہو۔ تیرے ہاتھ خاک میں مل جاویں تو ان کو پکارتا ہے اور ان سے

حاجتیں طلب کرتا ہے جو نہ جواب دے سکیں نہ نہیں کسی چیز کا کچھ اختیار ہے بلکہ وہ تو سن بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْتَعِنٍ مِّنْ فِي الْعُبُورِ﴾۔

ترجمہ: "(اے نبی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں پرے ہوؤں (یعنی مردلوں) کو نہیں سا سکتے"۔ (فتاویٰ عالمگیری)

ایک زبردست انکشاف!

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

﴿وَلَا تَقُولُوا لِلَّهِ أَمْوَالَنَا بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكُنْ لَا تَشْعُرُونَ﴾۔ (سورہ بقرہ رکوٰع: 19۔ بارہ نمبر: 2۔ آیت نمبر: 154)

ترجمہ: "جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مر اہوانہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے"۔

اسی آیت ﴿وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ میں صاف بتایا جا رہا ہے کہ ان کی زندگی کی کیفیت ہماری زندگی سے بالکل علیحدہ ہے۔ ہم اس کیفیت کو عالم فانی میں سمجھو ہی نہیں سکتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس زندگی کی کیفیت کو آل عمران رکوٰع: 17 میں کسی قدر ظاہر فرمایا ہے:-

﴿وَلَا تَحْسِنَ الَّذِينَ قُتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالَنَا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ بِرُزْقٍ قُوُّنَ فَرِحِينٌ بِمَا أَنْهَمُ اللَّهُ مِنْ قَضِيلِهِ﴾۔

(سورہ آل عمران۔ آیت نمبر: 169-170)

ترجمہ: "جو لوگ اللہ کے اسے میں مارے گئے ان کو مر اہوانہ سمجھو بلکہ وہ تو اپنے

رب کے پاس زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے اور جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں خوش و خرم ہیں۔

مطلوب یہ نکلا کر ان کی رو حیث اپنے رب کے پاس اعلیٰ علمین میں اپنے رب کے فضل و انعام اور رزق کی لذات میں مصروف ہیں نہ کہ قبروں میں۔

بعض لوگ جن کی روزی غیر اللہ کی نذر دنیا ز پر ہے۔ بے چارے بھولے بھالے دین سے ناواقف مسلمانوں کو دھوکا دیا کرتے ہیں کہ وہ دنیا میں ہیں۔ یہ زبردست جال لوگوں کو شرک میں پھانے کا ہے۔

درس توحید!

علمی دنیا میں تعلیم کے دو طریقے ہیں: ایک لفظی (یعنی کتابی) دوسرا تصویری (یعنی واقعات) قرآن مجید فرقان حمید نے ہمیں دونوں طریقوں سے توحید کا سبق دیا ہے۔

میرے دوستو! ایک نہایت مختصر نقشہ ہر دو طریقے پر ہرے خلوص کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ آپ بھی خلوص اور محبت کو پیش نظر رکھ کر تھب کو دل سے دور کر کے مطالعہ فرمائیں۔

باب اول

(پہلا طریقہ)

توحید کا سبق لفظی (یعنی کتابی) تعلیم سے

فصل پہلی

الله بارک و تعالیٰ کے سوائیں اور سے خواہ وہ نبی ہو یا ولی، امام ہو یا شہید، غوث ہو یا قطب حاجتیں مانگنا، سجدے کرنا، نذر و نیاز چڑھانا، حاضر و ناظر جان کر زد دیک و دور سے پکارنا یہ سب کام شرک میں داخل ہیں۔ شرک کی نعمت میں قرآن مجید بھرا ہوا ہے۔
 خبر قرآن میں ہے یہ حق نہ سمجھنے کا خدا شرک کو مطلق

(۱) ﴿إِنَّمَا مَنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَمَ اللَّهَ عَلَيْهِ الْحَسَنَةَ وَمَا وَرَأَهُ النَّارُ وَمَا
 لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾۔ (بارہ: ۶۔ رکوع: ۱۴۔ سورہ المائدہ آیت: ۷۲)
 ترجمہ: ”تحقیق جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر چکا اور اس کاٹھ کا نادوزخ ہے اور ظالمون (شرکوں) کا کوئی بھی مددگار نہیں ہو گا۔“
 (۲) ﴿وَيَعْدُلُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ
 هُوَ لَاءُ شُفَعَاءٍ وَنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتَبْغِيُّونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ
 وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَنَهُ وَتَعَلَّى عَمَّا يُشَرِّكُونَ﴾۔

(بارہ: ۱۱۔ رکوع: ۷۔ سورہ یونس۔ آیت: ۱۸)
 ترجمہ: ”اور اللہ کے سو ایسوں کی پوجا کرتے ہیں جو نہ قسان پہنچا سکیں نفع اور یہ

(اس شرک کے عذر میں ہے) کہتے ہیں اللہ کے پاس یہ تمارے سفارشی ہوں گے تو (اے نبی) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ آسمان اور زمین میں ایسی کوئی بات ہے جس کا اللہ کو علم نہیں تو کیا (ان کے سفارشی) اللہ کو ایسی کوئی بات بتا کیں گے (حقیقت حال یہ ہے) کہ جن کو یہ شریک گردانے ہیں اللہ تعالیٰ پاک و برتر ہے ان کے شریک گرانے سے۔

(3) ﴿وَمَنْ أَصْلَلَ مِمْنُونَ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ لَا يَسْتَحِيْبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَهُمْ عَنِ الدُّعَائِهِمْ غَفَلُونَ - وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لِهِمْ أَعْدَاءٌ وَكَانُوا بِعِبَادِهِمْ كَفَرِيْنَ﴾۔

(پارہ: 26۔ رکو ع: 1۔ سورۃ الاحقاف۔ ایت: 6-5)

ترجمہ: ”اور اس سے یہ کہ کون گمراہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا یہوں کو پکارے جو قیامت تک اس کے پکارنے کا جواب نہ دیں اور وہ ان کا پکارنا نہستے تک نہیں اور جب لوگ (قیامت کے دن) اکٹھے کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن بن جائیں گے اور اپنے پوچھے جانے سے انکار کریں گے۔“

(4) ﴿أَلَّاَذِيْنَ تَذَغُوْنَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادًا أَمْثَالَكُمْ فَإِذَا دُعُوْهُمْ فَلَيُسْتَحِيْبُو الْكُمْ إِنْ كُنْتُمْ ضَلَّالِيْنَ﴾۔

(پارہ: 9۔ رکو ع: 14۔ سورۃ الاعراف۔ ایت: 194)

”اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن لوگوں کو تم پکارتے ہو اور ان سے دعا میں مانگتے ہو وہ تو تمہارے جیسے بندے ہیں اچھا تم ان کو باؤ اگر تم چیز ہو تو چاہیے کہ وہ تمہاری پکار کو قبول کریں۔“

فصل دوسری!

غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں وہ نبی ہو یا ولی امام ہو یا شہید جن ہو یا فرشتہ غوث ہو قطب غیب دافی کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے ساتھ رکھنا شرک ہے۔

علم نہیں کس نبی داند بجز پروگار ہر کو یہ مکن بد انہم تو ازدیاد مردار
مصنفوں ہرگز غلطیت تا غلطیت جریل جریلش ہم غلطیت تا غلطیت کر دگار

(1) ﴿ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ﴾۔

(بخارہ: 7۔ رکوع: 13۔ سورۃ الانعام۔ آیت: 59)

ترجمہ: ”اور غیب کی سنجیان اللہ تھی کے پاس ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔“

(2) ﴿ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سُكْرِتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسْنَى السُّوءِ ﴾۔ (بخارہ: 9۔ رکوع: 13۔ سورۃ الاعراف آیت: 188)

ترجمہ: ”(اے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دیجئے) اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے ہر قسم کی بھالائی جمع کر لیتا اور مجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچی۔“

(3) ﴿ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يَبْعَثُونَ ﴾۔ (بخارہ: 20۔ رکوع: 1۔ سورۃ النمل۔ آیت: 65)

ترجمہ: ”(اے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہے سو اے اللہ کے اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب جی کر (قبروں) سے اٹھیں گے۔“

(4) ﴿ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِنِي وَلَا بِكُمْ ﴾۔

(بخاری: 26۔ رکوع: 1۔ سورۃ: الأخفاف۔ آیت: 9)

ترجمہ: ”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ مجھے نہیں معلوم کہ آئندہ میرے ساتھ کیا معااملہ کیا جائے گا اور نہ ہی میں یہ جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔“

(5) ﴿ قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَرَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مُلْكٌ إِنِّي أَتَبِعُ إِلَّا مَا يُؤْخِذُ إِلَيَّ ﴾۔

(بخاری: 7۔ رکوع: 11۔ سورۃ: الأنعام۔ آیت: 50)

ترجمہ: ”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور (یہ بھی کہہ دیجئے کہ) میں غیب نہیں جانتا اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو اسی پر چلتا ہوں جو مجھ کو حکم ہوا ہے (اللہ کی طرف سے)۔“

فصل تیسرا

بھلائی، برائی، نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کوئی نہیں۔ خواہ وہ نبی ہو یا ولی امام ہو یا شہید، غوث ہو یا قطب، جن ہو یا فرشتہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور میں نفع و نقصان کی قدرت از خود یا اللہ کی بخشی ہوئی جانتا اور ماننا شرک ہے۔

درافتادگی میں وہ کرتا ہے رحمت وہی دور کرتا ہے ہر اک مصیبت علالت میں کرتا ہے صحت عنایت وہی بخشتا ہے ضعیفی میں قوت وہی درد مندوں کے دلکشی کی ددا ہے وہی اہل حاجت کا حاجت روایت ہے

(1) ﴿فَلَمَّا آتَيْتَ لَهُمْ حِرْكَمٌ ضَرًّا وَلَا رَشْدًا﴾۔

(بیارہ: 29۔ رکوع: 2۔ سورہ حن۔ آیت: 21)

ترجمہ: ”(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے لئے نفع و نقصان کا ہرگز اختیار نہیں رکھتا۔“

(2) ﴿فَلَمَّا آتَيْتَ لَهُمْ نَفْسَيْنِ ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ﴾۔

(بیارہ: 9۔ رکوع: 13۔ سورہ الاعراف۔ آیت: 188)

ترجمہ: ”(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ مجھے اپنی جان کے لئے بھی نفع و نقصان کا کوئی اختیار نہیں ہے مگر جو اللہ چاہے۔“

(3) ﴿أَمْنٌ يُحِبُّ الْمُضطَرُ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ حُلْقَاءَ الْأَرْضِ مَعَ اللَّهِ فَلَيْلًا مَا تَذَكَّرُونَ﴾۔

(بیارہ: 20۔ رکوع: 1۔ سورہ الحمل۔ آیت: 62)

ترجمہ: ”کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی ہے جو عابزوں کی دعائیں قبول کرنے جب بھی وہ اسے پکاریں اور (ان کی) تکالیف دور کرے اور تم کو زمین پر ایک کے بعد دوسرے کو بسائے (ایسا کون کر سکتا ہے) کیا کوئی اور معبد بھی اللہ کے ساتھ ہے (ہرگز نہیں) بلکہ تم بہت کم فصیحت قبول کرتے ہو۔“

(4) ﴿ذَلِكُمُ اللَّهُ رِبُّكُمْ لَهُ الْحُكْمُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُوْنِهِ مَا يَمْلَكُونَ مِنْ قُطْمَىٰ - إِنَّ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُونَ دُعَائِكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا أَسْتَحْبِطُ الْحُكْمَ وَمِمَّوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشَرِّكُمْ وَلَا يُنْتَكُ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾۔ (بیارہ: 22۔ رکوع: 14۔ سورہ الفاطر۔ آیت: 14-13)

ترجمہ: ”یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار تمام دنیا کی حکومت اللہ ہی کے قبضہ میں

ہے اور جن جن لوگوں سے تم لوگ دعائیں مانگتے اور حاجتیں طلب کرتے ہو وہ تو ایک بھروسے کچھ لے جتنا بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم لوگ ان سے دعا مانگو تو وہ تمہاری دعا کو سن بھی نہیں سکتے اور اگر (فرضا) سن بھی پائیں تو اس کو پورا نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کریں گے اور اللہ (پاک) جیسی خبریں تم کو کوئی بھی نہیں دے سکتا۔

(5) ﴿لَهُ دُعَوةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيئُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبِيسْطَ كَفْيَهُ إِلَى الْمَاءِ لِيَلْتَعَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِالْعَلِيٍّ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾ (بارہ: 13، رکوع: 8۔ سورہ الرعد۔ آیت: 14)

ترجمہ: ”اللہ کو پکارنا ہی سچا پکارنا ہے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سوالوگ پکارتے ہیں وہ ان کا کچھ کام نہیں نکال سکتے یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے۔ حالانکہ پانی بھی بھی اس کے منہ تک آنے والا نہیں اور منکروں کا پکارنا (غیر اللہ) کو بالکل گمراہی ہے۔“

(6) ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا إِلَيْهِ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذَبَابًا وَلَوْ اخْتَمَعُوا إِلَهٌ وَلَنْ يُسْلِمُهُمُ الدُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَقِنُوهُ مِنْهُ ضَعْفُ الطَّالِبِ وَالْمَطلُوبُ - مَا قَدَرُوا اللَّهُ حَقًّا قَدْرًا إِنَّ اللَّهَ لَقَوْيٌ عَزِيزٌ﴾

(بارہ: 17۔ رکوع: 17۔ سورہ الحج آیت: 73-74)

ترجمہ: ”اے لوگو! تمہیں ایک مثال سنائی جاتی ہے تم اس کو کان لگا کر سنو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ تو ایک بھی بھی نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ وہ سب کے سب جمع ہو کر بنانا چاہیں۔ (بنانا تو در کنار) کمھی اگر ان سے کوئی چیز چھین کر لے

جائے تو وہ اس سے واپس بیک نہیں لے سکتے۔ طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قدر جیسی چاہئے، نہیں کرتے اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والا ہے اور سب پر غالب ہے۔“

(7) ﴿فُلِّ أَفَاتَحَدُّتُمْ مِنْ دُونِهِ أُولَيَاءُ لَا يَمْلُكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا لَا ضَرًا﴾۔ (بیارہ: 13۔ رکوع: 8۔ سورہ الرعد۔ آیت: 16)

ترجمہ: ”اے بی (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دو کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی (مدگار) بنالیا ہے وہ تو اپنے ذاتی نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔“

فصل چوتھی

انجی کی تائید میں چند حدیثیں رسول کریم شفیع المذہبین رحمۃ للعالمین احمد بن حنبلی، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

خلاف پیغمبر کے جو شفیع وہ منزل کو ہرگز نہ پہنچ کریں

(1) ”لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلَتْ أُوْحَرْقَتْ“۔ (مشکوہ)

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ شریک مت کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اگر چہ مجھ کو کوئی قتل کرڈے اے یا جلا دے۔“

(2) ”قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّنْبُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنَّ تَدْعُوا لِلَّهِ بِنِدَا وَهُوَ خَلَقَكَ“۔ (مشکوہ)

ترجمہ: ”ایک شخص نے دریافت کیا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سب سے بڑا گناہ) یہ ہے کہ پکارے تو اللہ کے سوا کسی اور کو۔ حالانکہ اللہ ہی نے تمھارو پیدا کیا ہے۔“

(3) ”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالَّ أَخْدُوكُمْ رَبَّهُ
حَاجَتُهُ كُلُّهَا حَتَّى يَسَّالَ الْمَلَحَ وَحَتَّى يَسَّالَهُ شَسْعَ نَعْلِهِ إِذَا
أَنْقَطْعَ“۔ (مشکوہ)

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی سب
 حاجتیں اپنے رب سے ہی مانگے یہاں تک کہ نہ بھی اسی سے مانگے اور اگر جو تو
کام کروٹ جائے تو وہ بھی اپنے رب سے ہی مانگے۔“ (مخلوۃ)

(4) ”قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا
أَسْعَفْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ“۔ (مشکوہ)

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو مانگے تو اللہ ہی سے
مانگنا اور جب تو مدعا ہے تو اللہ ہی سے مدعا ہنا۔“

(5) ”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
يَلْحِقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي
الْأُوَّلَانَ“۔ (مشکوہ)

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں آئے گی قیامت جب تک
کہ کئی قومیں میری امت میں سے مشرکین میں نہیں مل جائیں گی۔ اور یہاں تک
کہ کئی قومیں میری امت میں تھان پوچنے لگ جائیں گی۔“

”الأُوَّلَانَ“ بمعنی ”وَثَن“ کی بمعنی تھان جیسے قبر، شجر، چلہ، چہرہ، طاق، تعریف، لہ، لکڑی،
نشان، مکان، چھڑی، مہندی، جھنڈا، الاؤ، پیروں کے بیٹھنے کی جگہ وغیرہ۔

فصل پانچویں

اسی کی تائید میں چند اقوال ائمہ عظام اور علمائے کرام کے بیان نقل کے جاتے ہیں۔
وہ کیا ہے جو نبیس ہوتا اللہ سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

(1) قول امام ابو حیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

”یہ بات کسی کو درست نہیں ہے کہ دعا مانگے اللہ سے کسی اور کے وسیلے سے بلکہ چاہیے کہ اللہ ہی کے ناموں اور صفاتوں کے ساتھ وسیلہ پکڑے اور یہ بھی نہ کہے کہ مانگتا ہوں میں تجویز یا اللہ بحق فلاں یا ساتھ فرشتوں یا نبیوں تیرے کے اور مثل اس کے۔“ (در منقار)

(2) قول مولا ناشاہ ولی اللہ صاحب فقیر و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

(1) ”مشرکین مکہ بتوں کو روحوں کی توجہ کا قبلہ سمجھتے تھے مسلمان بجائے بتوں کے قبروں کو سمجھتے ہیں۔“ (الغواز الکبیر)

(2) ”انبیاء، اولیاء، عالمیم الصالوٰۃ والسلام ہے بندگان خدا انہ دخلے و تصرف فریاد کارخانہ جاتِ الہی تدارک نہ درجیات و نہ بعد ممات۔“ (البلاغ السین)

(3) قول مولا ناشاہ عبدالقدیر فقیر و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

”از روئے آیت شریف: ﴿إِنَّكُمْ تَعْبُدُونَ إِلَّا إِنَّكُمْ تَسْتَعْبِنُونَ﴾ و حدیث: ”إِذَا أَسْتَعْنَتْ فَاسْتَعْنْ بِاللَّهِ“ و از روئے اقوال ائمہ دین و علماء کرام اللہ تعالیٰ کے کسی اور سے مدد مانگنا خواہ وہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ حرام و ناجائز ہے۔“

(4) قول مولا ناشاہ احراق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

”از صاحب قہر راجحت خود مشل طلب و لد و طلب رزق و کشف مصائب و بلال بالاستغفار یا بطریق مشاکل دانتے یا مستصرف

ورعالم پندداشتہ ناید موجب شرک و کفرست" - (مالک مسائل)

(5) قول مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب فقیہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

"بلاء کے درہ ہونے کے واسطے غیر اللہ کو پکارنا اور نفع و نقصان کا ان کو صاحب اختیار سمجھنا

شرک ہے" - (تفیری عزیزی)

(6) قول علامہ محمد طاہر صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ:

"قبور انبیاء اور اولیاء پرمدح جا ہے اور حاجت مانگنے کی نیت سے جانا کسی عالم اہل اسلام

کے نزدیک جائز نہیں۔ طلب حاجت اور استغانت صرف اللہ وحده لا شریک کا حق

ہے" - (مجمع البخار)

(7) قول مولانا عیسیٰ ابن قاسم خنی سندھی رحمۃ اللہ علیہ:

"استغانت (یعنی مدد مانگنا) جائز نہیں ہے اہل قبور سے۔ یہی مذہب سب علماء

کا ہے" -

(8) قول مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب خنی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ:

"انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو مسجدہ کرنا، طواف کرنا، مراد ان سے مانگنا، نذر ان کے لئے

قوول کرنایہ سب حرام ہے" - (مالا بد منہ)

(9) قول مولانا عبد الحمی صاحب لکھنؤی رحمۃ اللہ علیہ:-

"ہر شخص کی پکار کو ہر جگہ سے ہر وقت سُنْنَة اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے کسی مخلوق میں یہ

صفت نہیں ہے اللہ کے سوا کسی اور سے ایسا عقیدہ مُسْحِرٌ الی الشَّرْكَ ہے۔ (فتاویٰ)

(10) قول مولانا نارشید احمد صاحب خنی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ:

"استغانت واستبداد ازاہل قبور بسر نیج کہ باشد جائز نہیں" - (فتاویٰ)

(11) قول امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ:

” حاجتیں مانگنے کی غرض سے اولیاء اور انبیاء کی قبروں کی زیارت کرنا، ان کو پکارنا اور گمان کرنا کہ ان کی قبروں کے نزدیک دعا اور نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ یہ سارے کام شرک و بدعت ہیں۔“ - (تفسیر معارف)

(12) قول علامہ فخر الدین رازی فقیہ و محدث رحمۃ اللہ علیہ:

” مشرکین نے بتوں کو بنیوں اور بزرگوں کی صورت پر تراشنا اور یہ زعم کیا کہ جب ہم ان تصویریوں کی تعظیم میں مشغول ہوں گے اور یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش ہو رہیں گے۔ اس کی نظر ہمارے زمانہ میں بہت خلقت کا بزرگوں کی قبروں کی تعظیم میں مشغول ہوتا ہے اس اعتقاد پر کہ ہم ان کی قبروں کی تعظیم کریں گے تو یہ اللہ کے بیہاں ہمارے شفع ہوں گے۔“

(13) قول علامہ محمد بن اسماعیل صاحب یمنی فقیہ و محدث رحمۃ اللہ علیہ:

” ہماری دعائیں اللہ سے مانگو، مصیبتوں میں اللہ ہی کو پکارو، قربانی، عبادت مالی و بدنسی، رکوع و تجوید طواف اللہ ہی کے لئے ہو۔ جو کوئی یہ کام مخلوق کے ساتھ کرے گا چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ، نبی ہو یا ولی، جن ہو یا فرشتہ، قبر ہو یا درخت، پس شرک کیا اس نے عبادت میں جو اللہ ہی کے واسطے خاص ہے۔ اگر چہہ یہ اقرار کرتا ہو کہ اللہ ایک ہے۔“ - (تطهیر الاعتقاد)

(14) اقوال پیر ان پیر محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ:-

(1) ” اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک و صاف کرو۔ اس کے نفع و نقصان کی توقع کسی دوسرا سے نہ رکھو۔“

(2) ” جو شخص غیر اللہ سے نفع و نقصان کی امید رکھے وہ اللہ تعالیٰ کا عابد نہیں بلکہ وہ اس کا بندہ ہے جس سے وہ یہ توقع رکھتا ہے۔“ - (الفتح الربانی)

(3) ”اپنی کل حاجتوں کو اللہ پر چھوڑ دو۔ تمام خلقت سے منہ پھیر کر اللہ کی طرف جھک جاؤ۔“ (فتح الغیب)

(15) قول شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

دل اند صمد باید اے دوست بست
کہ عاجز ترست از صمد ہر کہ ہست
نمداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیان راخطا بخش و بس

(16) قول شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ:

در بلا یاری خواه از بیچ کس
زائلکه نبود جز خدا فریاد رس
غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر
کیست در دنیا از دگراہ تر

(17) قول مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ:

از کے دیگر چہ مے خواہی مگر
حق زد اون مظلوم آمد اے پسر
آب از یم جو بھو از خشک جو
رزق ازوے خواہ خواہ از غیر او

(18) قول ہاتھ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ:

با یکے عشق و رز از دل و جان
تاب عین ایقین عیان بینی
کہ یکے ہست و بیچ نیست جزا
وحدة لا الہ الا حُو

(19) حضرات حنفی مذهب کی معتبر کتاب فتاویٰ برازیہ میں ہے کہ جو کوئی یا اعتقاد رکھے کہ بزرگوں کی روئیں ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں وہ کافر ہیں۔

(20) مجالس ابرار و دیگر کتب حنفیہ میں ہے کہ مردوں سے مدد مانگنا حرام ہے۔

باب دوم

(دوسرا طریقہ)

توحید کا سبق تصویری تعلیم (یعنی واقعات) سے

سنتے جاتا! اب سے ہرے درجہ والے لوگوں یعنی انبیاء کرام کو اللہ نے سخت مصیبتوں میں جھلکا کر دیا اور ان کے بعد ان کے حالات ہم کو نہیں تاکہ ان کی زندگی میں ان کے دیکھنے والوں اور بعد زندگی کے سنتے والوں کو یہ علم حاصل ہو کہ یہ لوگ باوجود اس قد رعzaت اور عظمت کے خود سخت مصیبتوں اور تکلیفوں میں رہے ہیں تو وہ دوسروں کو کیا ففہم پہنچا سکتے ہیں۔

فصل پہلی

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی سے توحید کا سبق

قرآن مجید میں ان کے حالات مذکور ہیں جس کی تصویر ایک نیک مرد نے انظم میں اس طرح پہنچنی ہے۔

- (1) یاد کر آدم کو کیا کیا دکھ ہوا فرقہ حواسیں کیا صدمہ سہا داغ پھر ہاتھیل کا ان کو ملا غم سے خالی تھا نہ جب تک دم رہا چشم گویا ابر دریا بار ہے
- (2) نوح کی ایذا کروں میں گریاں تحرثرا جائیں زمین آسمان
- (3) سن چکا تو ذکر ابراہیم کا آگ میں پھینکا تھا ان کو بے خطا ذبح اسماعیل کا پھر غم ہوا ہاتھ سے بیٹے کا کٹوایا گلا حکم برداری سے برخوردار ہے
- (4) یہ جو سے یعقوب بن احمد کا صید بھائیوں نے ہب کیا یہ سرف پکید دستے رہتے ہوئیں آنکھیں خدید

- (5) اور کیا یوسف کو بھی زندگی میں قید
تہمت اور رسوائی کا بازار ہے
صبر دے مولا یہ سخت آئی بلا
- (6) ہے بہت ایوب کا مشہور حال
اب زمانہ درپئے آزار ہے
ہو گئی تباہ اولاد و مال
آپ تھے انکی بلا میں چند سال مستحقِ رحم وہ بیمار ہے
- (7) مومنوں مشہور ہے یونس کاغذ قوم نے ان کو دیارِ خوالم شہر سے باہر نکالا ہاتھ
کھا گئی مچھلی مگر مارا نہ دم دل میں ذر ہے لب پر استغفار ہے
- (8) بعدِ موسیٰ کے ہوئے عینی نبی ہو گئے ان کے یہودیِ مدی سالِ بابِ جنگ و جدال ان سے رہی
- (9) دوستوں کا ہے مقامِ امتحان ہر چیز میں پاس گل کے خار ہے۔
- (10) بعدِ عیسیٰ کے نبی آخر الزمان تھے سدا کفار سے زحمت کشاں ہاں مگر دنیا نہیں جائے اماں کیا یہ سیدھے اور پچھے حالات دنیا کی رہنمائی کے لئے روز روشن کی طرح روشن نہیں جن سے لوگ توحید کی تصویری تعلیم حاصل کر سکیں اور اچھی طرح صاف جان سکیں۔
وہ مالک ہے سب آگے اس کے لاچار
نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار

فصل دوسری

جناب سید الاغیا، احمد بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی جو دنیا کی رہنمائی کے لئے عدم قدرت کامل اور عدم غیب کی تعلیم دینے میں استاد کامل ہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم قدرت کامل کی تصویری تعلیم

(1) بیت اللہ شریف میں صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں، مسجدے کی حالت میں ہیں ایک بد بخت شخصی جاتا ہے، اونٹ کی آنسی، اوچھری، گوبرو، غیرہ اٹھا کرلاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر وال دیتا ہے، جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آتی ہیں، آلاش کو پیٹھ پر سے ہٹاتی ہیں۔ (بخاری)

(2) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر سے بے گھر ہوتا، وطن سے بے وطن ہوتا، دن ان مبارک شہید ہوتا، پیشانی مبارک زخمی ہوتا، جسم اطہر کا سنگ باری سے ابولہان ہوتا، ساحر کا ہن، کاذب، صابی، مجھون، غیرہ کا لقب پانا، کفار کا سب و شتم، اعن وطن سے پیش آنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برادری سے باہر کیا جانا، یعنی دین، کھانا پینا موقوف، شادی بیاہ، رشتہ ناطالگ۔

(3) ایک موقع پر اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شکایت کرتے ہیں، بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہیں۔

(4) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ صاف فرمانا کہ کسی نبی کو اللہ کی راہ میں میرے مانند تکلیف نہیں پہنچیں۔ دنیا کی رہنمائی کے لئے عدم قدرت کامل کی زبردست تعلیم ہے۔

عدم علم غیب کی تصویری تعلیم

(1) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ چند اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجھیں کو میرے ساتھ کر دیں وہ اسلام کی تبلیغ کریں۔ میری قوم مسلمان ہو گئی تو میں بھی ہو جاؤں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر (70) جلیل القدر قاریٰ قرآن اس کے ہمراہ کر دیئے جو سب کے سب بڑی یقینی اور وحش کے بازی سے راستہ ہی میں شہید کر دیئے گئے۔ جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حد درجہ رنج اور ملال ہوا۔ ایک ماہ تک قاتلین پر بد دعا فرماتے رہے (دیکھو صحیح بخاری)

(2) صحیح بخاری و مسلم میں حدیث ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرمادیا تھا کہ لوگ اپنے بھگڑے میرے پاس لاتے ہیں۔ بعض ان میں چوب زبان ہوتا ہے میں جیسا سنتا ہوں ویسا ہی فیصلہ دیتا ہوں۔ اس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کا حق نہ لے وہ آگ کا گلزار ہے جو میں نے اس کے لئے قطع کیا ہے۔

(3) ایک یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں زبردے دیا جس سے چند اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجھیں فوت ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی لفظ کھایا تھا۔ جس سے اخیر تک تکلیف رہی۔ انتقال فرماتے وقت بھی زہر نے اپنا اثر دکھایا۔

(مشکوٰۃ۔ ابو داؤد۔ دارمی)

(4) امام المؤمنین عاشر صدیق رضی اللہ عنہما پر لوگوں نے تہمت لگائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخت پریشان خاطر رہے۔ حقیقت الامر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف نہ ہوئی، کامل ایک ماہ بعد بذریعہ وجہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا کہ عاشر صدیق رضی اللہ عنہما اس تہمت سے پاک ہیں اور منافق جھوٹے ہیں۔ (قرآن مجید و صحیح بخاری)

(5) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چند لڑکیاں اجہادی و دینی اشعار اگارہی تھیں۔ ایک بولی ہم میں ایک نبی ہے جو جانتا ہے کہ کل کیا ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مت کہ کل کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ (بخاری)

(6) مدینہ شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ بھجوں کے درخت کو پوند لگاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ انہوں نے پوند لگانا چھوڑ دیا تو چھلوں میں نقصان آیا۔ اس امر کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بشر ہوں دینی حکم جو تم کو دوں اسے لے لاؤ اور اپنی رائے سے اگر کچھ کہوں تو میں بشر ہوں۔ (صحیح مسلم)

كتب احادیث سے اس قسم کے حالات اور بھی ملتے ہیں۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم علم غیر کی زبردست تعلیم دے رہے ہیں۔

فصل تیسری!

کفار مکہ نے مسلمانوں کو تکلیف دینے میں کوئی دیقق نہیں اٹھا کر کھا۔ مٹکیں باندھ کر خوب مارتے پھر دو پھر کی تیز دھوپ میں جلتی رہت پر زمین پر بھوکا پیاسا، کبھی اوندھا، کبھی سیدھا نشادیتے۔ بڑے بڑے بھاری پتھر چھاتی پر رکھ دیتے۔ جن کے بوجھ سے زبان باہر نکل پڑتی جس کے تصور سے رو ٹکٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں کئی مسلمان سخت عذاب سے شہید کئے گئے۔

علی ہذا القیاس مسلمان عورتوں پر بھی بڑے بڑے ظلم کئے گئے جن کے تصور سے روح کا نیچی ہے۔

(1) ظایہہ اُسلمین سیدنا عمر قاروق رضی اللہ عنہ کا عین حالت نماز میں ازخمی ہو کر ا

شہید ہونے کا روح فرسا ساخت.

(2) شہید مظلوم سید ناز و النورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جیسی معصومتی کا مخصوص کیا جانا، ان پر آب و دانا تک بند کیا جانا۔ بالآخر دیواریں پھاند کر باغیوں کا مکان میں گھس کر حلاوت قرآن کرتے ہوئے امیر المؤمنین کو شہید کر دالا۔

(3) اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بے خبری میں شہید ہونا۔ یہ کل واقعات پچھ کم سبق آموزنیں ہیں۔

تفاضلے حکمِ الہی نے مظلوم امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کو بھی دنیا کے سامنے توحید کی تصویری تعلیم کے معلم بنا کر ظاہر فرمایا تھا۔ وجہ ملکی اغراض کے ادھر تو دشمنوں نے مظلوم امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دلوادیا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کر بلائیں دشمن سے گھرے ہوئے ہیں۔ دریائے فرات آنکھوں کے سامنے بہر رہا ہے دشمن کے گھوڑے گدھے اور تھپر تک سیراب ہوں۔ مگر امام مظلوم کا سارا کنبہ تمیں روز سے پیاسا ہے، آپ کے نخے منے بچے پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہے ہیں۔ وہ اپنے بھائی میٹے بھیج، بھائیج کے بازوں توار سے کنتے، ان کے کلیچے برچھیوں سے چمدتے، ان کے مبارک جسم تیروں سے چھلانی ہوتے دیکھتے ہیں۔ پانی کی بندش میں بچے کو پیش کر کے مخالفوں کو رحم دلاتے ہیں کہ ہم نے تمہارا کچھ بگاڑا ہو گا اس بچے نے کیا بگاڑا ہے؟ ہمے افسوس چھ (6) مینے کا شیر خوار پچ ایک بے رحم کا تیر کھا کر باپ کی گود میں آخری سانس توڑ رہا ہے۔ چھوٹے بڑے سب کام آچکے ہیں۔ پچ بھی کوئی دم کا نہیں ہے۔ سب کے بعد اپنی باری ہے۔ پھر اہل بیت کے جہاز کا اللہ کے سوا کوئی ناخدا نظر نہیں آتا۔

میرے دوستو! ان دونوں شہادتوں سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ بالکل روز روشن کی طرح روشن ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو اللہ نے عدم غیب کے لئے تصویر بنایا تھا کہ دیکھو علم کی

صفت اس اللہ کے بندے میں نہیں تھی ورنہ بے خبری میں زہر نہ کھاتے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کو عدم قدرت کامل کے لئے تصویر بنایا۔ کیونکہ قدرت کاملہ وہ ہے جو کسی دشمن سے نہ دبے وہ اگر اللہ کے سوا کسی اور میں ہو سکتی تو امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے دشمن کے مقابلے میں کہی عاجز نہ ہوتے۔ مقصود ان تصویروں سے یہ بتانا ہے۔

ہست سلطانی مسلم مردو رانیست کس را زہرہ چون و چا
 اوست سلطان ہرچہ خواہ آن کرند عالیٰ را در دے ویران کند
 افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جو اس سے نتیجہ نکالا وہ وہی ہے جو یہ مسائیوں نے نکالا تھا اور
 حب روایت ① انجلیل حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے حاصل کیا تھا ان کو تو اللہ تعالیٰ نے تعلیمی تصویر بنایا کہ اس تصویر کو دیکھو بربان حال کہہ رہی ہے نہ مجھ میں علم
 غیب ہے نہ قدرت اسی کا نتیجہ ہے کہ میکے بے خبری میں پکڑا جاتا ہوں اور دشمنوں کے ہاتھ
 سے چھانی دیا جاتا ہوں۔ عقائد وہیں کے لئے یہ عبر تاک منظر تھا کہ وہ اس نتیجہ پر پہنچتے۔

پناہ بلندی و پستی توئی
 ہمس عیتمد آنچہ ہستی توئی

پیارے ناظرین! کیا یہ اتنا نتیجہ نہیں ہے کہ جس ذات کو اللہ نے تعلیمی تصویر بنایا کہ تو جید کا سبق دیا۔ یہ مسائی اسی کو معیود بنا میٹھے بلکہ اس کی صلیب تک کو پوچنے لگ گئے۔
 بھائیو! اگر غور کیا جائے تو یہ مسائیوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ اور مسلمانوں میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے واقعات کی غرض و مفہوم یہی ایک نتیجہ نکالا تھا۔

ملوک اور سلاطین کشور کشا سب پیغمبر نبی خلق کے رہنماء سب
 بزرگان دین صاحب اہتماء سب امیر اہل ثروت سخنی اغیاء سب
 فرشتے جو کہلاتے ہیں سبھی حیاں ہیں وہاں سب کے سب عاجز و ناتوان
 چونکہ عیسائیوں نے اس واقعہ سے الناتیجہ نکالا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے صبیب
 احمد مجتبی محدث صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے منادی کرادی۔
 ﴿لَقَدْ كَفَرُ الظِّيْنَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرِيْمَ﴾ -

(سورۃ الحائلہ۔ آیت: 17)

اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو صاف کھلے لفظوں میں
 ہدایت فرمادی:-

”لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أطْرَوْتِ النُّصَارَى عِيسَى ابْنُ مَرِيْمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 وَرَسُولُهُ“ -

جس کا ترجمہ مولانا حامی نے خوب کیا ہے۔

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا کہ مجھے ہیں عیسیٰ کو یہا خدا کا
 مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
 سب انساں ہیں وال جس طرح سرگلندہ اس طرح میں بھی ہوں ایک اس کا بندہ
 میری قبر کو تم نہ مسجد بنانا نہ تربت پہ میری کبھی سر جھکانا
 میری منزلت سے نہ مجھ کو بڑھانا خدا سے نہ ہرگز کہیں جا بھڑانا
 کہ مجھ میں نہیں کوئی شان خدائی
 بشر ہوں تمہاری طرح ایک میں بھی

باب سوم

اللہ کے سوا اور وہ کی نذر و نیاز منت وغیرہ کرنا حرام ہے۔ خواہ وہ نبی ہو یا ولی، امام ہو یا شہید، جن ہو یا فرشتہ غوث ہو یا قطب۔

فصل پہلی

(1) اللہ بارک و تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں صاف فرمادیا ہے:-

﴿وَمَا أَهْلِ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ﴾۔ (سورہ البقرہ آیت نمبر: 173)

ترجمہ: "یعنی جو چیز اللہ کے سوا غیر کے نام پکاری جائے وہ قطعی حرام ہے۔"

(2) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اور ہر مسلمان ہر نماز میں پڑھتا ہے۔

"الْسُّجُودُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيَّبَاتُ" یعنی تمام بدنتی اور مالی عبادات کے لائق ایک اکملے اللہ کی ذات ہے۔ (بخاری و مسلم)

(3) فتح حنفی کی معتمد کتاب "بigr الائق" میں ہے نذر عبادت ہے اور عبادت کے لائق مخلوق نہیں اگر نذر مانے والے کا خیال ہے کہ میت کو اختیارات حاصل ہیں تو یہ عقیدہ صریحاً کفر ہے۔

(4) غیر اللہ کی منت ماننا شرک ہے اور اس چیز کا کھانا حرام ہے۔ (بہشی زیور)

(5) نذر مخلوق کی حرام ہے اس پر فقهاء کا اجماع ہے۔ (فتاویٰ خمیری حنفی)

(6) جوندر ریس اموات کے واسطے ہوں ازروئے تقرب کے وہ باطل اور حرام ہیں۔

(درست عالمگیری)

(7) جس جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو ذبیح اس کا حرام ہے۔ اگرچہ اسم اللہ پڑھ کر

ذبح کیا جائے۔

(8) غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والا بعض کے نزدیک گناہ گار ہے اور بعض کے نزدیک کافر ہے۔ (دریتار)

(9) غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا یا غیر اللہ کی نذر و منت ماننی شرک ہے۔ (تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(10) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت کرے اللہ اس شخص پر جو اللہ کے سوا اور کسی کی تعظیم میں جانور ذبح کرے۔ (مشکوٰۃ)

فصل دوسرا

ڈھول تائے نوبت نقادر بناجے گا جے کل حرام ہیں۔

(1) حدیث شریف میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "مجھے اللہ تعالیٰ نے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں مزامیر وغیرہ کو مٹا دوں"۔
(مندادہ)

(2) حدیث شریف میں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہا نے بانسری کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلی رکھ لی اور راستے سے ہٹ گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔ (تلیس ابلیس۔ مشکوٰۃ)

(3) حدیث شریف میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک میرے رب نے حرام کیا ہے مجھ پر شراب، قمار اور قیر کو یعنی ڈھولک، طنبورہ، نوبت، نقادر وغیرہ"۔
(بیہقی)

(4) حدیث شریف میں ہے اگر سارے قافلہ میں کسی ایک جانور کے گلے میں کھنٹی ہو تو رحمت کے فرشتے اس جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ (مسلم)

- (5) حدیث شریف میں ہے امت (محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی ایسا ہونے والا ہے کہ لوگوں کی صورتیں بدل جائیں گی۔ (مثلاً سورہ نبدر وغیرہ کے) اور زمین میں وحشاتیے جائیں گے ان پر پھر بر سارے جائیں گے جبکہ ان میں باجے گا جے (کھلیل تماشے) شراب نوشی علائی ہو جائے گی۔ (ترمذی)
- (6) امام ابو بکر طرطبوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کل باجے (ڈھونکی وغیرہ) زندیقوں نے نکالے ہیں تاکہ وہ مسلمانوں کو اللہ کی کتاب سے باز رکھیں۔ (مطرفة الاسلام)
- (7) مولانا شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ صاحب فرماتے ہیں جس نے مباح کی تھابا جے کو وہ فاسد ہے۔ (فتاویٰ عزیزی)
- (8) حنفی مذہب کی معجزہ کتب حقائق، بحر الرائق، فتاویٰ حمادیہ، جواہر الفتاویٰ، محیط، نہایۃ درحقیقہ میں ہے کہ گانا، تالیاں، بجانا، سارنگی، طبورہ ستار، بربطا، طبلہ، ڈھونک وغیرہ بجانایا سننا حرام ہے۔
- (9) حدیث شریف میں ہے گانادل میں نفاق کو اس طرح پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو۔ (بیہقی - مشکلۃ)
- (10) حدیث شریف میں ہے نوح خوانی، سینہ کوبی، بالوں کو نوچنا، کپڑے پھاڑنا، منہ پہننا، شور، شیون کر کے مردوں کے اوصاف بیان کرنا یہ سب حرام اور کفر کی علامت ہیں۔ (بخاری و مسلم)
- (11) ایسا کرنے والوں کو قیامت کے دن گندھک کے کپڑے پہنا کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ (مسلم)
- (12) جو شخص ایسے ہیں بکاؤ ماتم کو کان لگا کرنے والے بھی مردود ہے۔ (ابوداؤد)
- (13) اگر بس چلتے تو ایسا کرنے والوں کے منہ میں مٹی بھر دو۔ (بخاری و مسلم)

(14) حدیث شریف میں ہے آخrz مان میں ایک قوم اس امت میں بذر اور سور بن جائے گی اگر چوہ نماز بھی پڑھتی ہوگی روزہ بھی رکھتی ہوگی مگر ساتھ ہی گانے بجائے کام مشغله اختیار کیا ہو گا۔ (مسند ابن ابی الدینیا)

(15) حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ گانے والے کے دونوں کنڈھوں پر دو شیطان مقرر کرتا ہے جو اس کو لاتوں سے مارتے ہیں یہاں تک کہ وہ خاموش ہو۔

(16) حدیث شریف میں ہے کوئی شخص اپنا پیٹ گندگی سے بھر لے تو یہ اس کے لئے پرانہ مبالغہ اور حیوٹے اشعار یاد کرنے سے بہتر ہے۔ (مسلم)

(17) حنفی مذہب کی معتبر کتب در حقیقت ہدایہ عالمگیری میں ہے گانا اللہ کے نزد یک شرک ہے۔ پہلا گانے والا شیطان ہے۔ گانے بجائے سے لذت اٹھانا کفر ہے اور حلال جانے والا کافر ہے۔

فصل تیسرا

رسول کریم شفیع المذہبین رحمۃ للعلیمین احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تختی نبوت کے فرمان عالی شان قبور اور مقبروں کے بارے میں:-

احادیث

(1) "اَن لَا تَدْعُ قَبْرًا مُشَرِّفًا إِلَّا سُوْرَةٌ"۔ (مسلم - مشکوہ)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو مامور فرمایا اور حکم دیا) کہ تمام اوپنجی اوپنجی قبریں گرا کر ہموار کرو۔

(2) "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَنَازِيرَةٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ

يَنْتَلِقُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَا يَدْعُ مِنْهَا وَنَّا إِلَّا كَسْرَةٌ وَلَا فَيْرًا إِلَّا سَوَاءٌ وَلَا

صُورَةُ الْأَلْطَحَهَا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّا يَأْرُسُوْلَ اللَّهِ أَفْعَلُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَدْعُ قَبْرًا إِلَّا سَوِيَّتُهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا لَطَحَتْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَادٍ إِلَى صُنْعَةِ شَيْءٍ مِّنْ هَذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مسند احمد)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جتازہ پر فرمایا تم میں کوئی ایسا ہے جو مدینہ جائے اور تمام بتوں کو توزیع کر لے تمام تصویروں کو منادے اور تمام اپنی قبروں کو گرا کر برداشت کر دے؟ ایک شخص کہتا ہے میں جاتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جتنا چچہ وہ جاتا ہے اور واپس آ کر کہتا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کسی قبر کو بغیر برداشت کے نہیں چھوڑا اور کسی تصویر کو منادے بغیر نہیں چھوڑا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اب جو شخص ان کاموں میں سے کسی کام کو پھر کرے گا تو وہ اس کتاب کے ساتھ کفر کرے گا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے نازل کی۔“

(3) لَعْنَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَلُوا فِيْرَوْنَ أَبْيَايْهِمْ مَسَاجِدَ۔ (مشکوہ)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو کہ بنائیں انہوں نے قبریں بنیوں کی بجدہ گاہ“۔

(4) لَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَحَدِّيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدُ وَالسُّرُّجُ۔ (مشکوہ)

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر قبروں پر مسجد تعمیر کرنے والوں پر اور قبروں پر چراغ روشن کرنے والوں پر“۔

(5) "الَّا وَإِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا اتَّخَذُوا قُبُورًا أَنِيَّا لَهُمْ

وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ فَلَا تَتَعَذَّذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ" - (مشکوہ)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں

اور صالح لوگوں کی قبروں کو بجھ دیا تھا۔ خبردار تم نہ بنالینا قبروں کو بجھ دیا

(میں تم کو اس کام سے منع کرتا ہوں)" -

(6) "نَهِىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْصِصَ الْقِبْرُ وَأَنْ

يُبَنِّى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ" - (مسلم)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمادی قبروں کو چونا گنج کرنے، ان پر

عمارت بنانے اور ان پر بیٹھنے سے" -

(7) لَا تَجْعَلُوا أَقْبَرَى عِبْدًا - (مشکوہ)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میری قبر کو عبید گاہ مبت بنانا" -

(8) اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرَى وَنَنَّا يُبَعْدَ - (مشکوہ)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اللہ سے یہ تھی) "یا اللہ نہ کیجیو میری قبر کو بت

کہ پوچھی جائے"

فصل چوتھی

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنَصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجْسٌ

مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَمَا جَنَبَهُؤُلَّئِكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ -

(سورہ المائدہ: آیت: 90۔ پارہ: 7)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! شراب، جوا اور ہر وہ چیز جس کی عبادت اللہ کے سوا کی جائے اور پانے نہیں اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو تو کہ تمہاری نجات ہو۔“
فتولی امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کا:-

”قبوں کا گردی یا سنت ہے اور ان کا بلند کرنا یہود و نصاری کا فعل ہے۔“

(اقتفا، المراطیل المتعصیم جلد: 1 صفحہ: 221)

اممہ عظام اور علمائے کرام کے فتاویٰ قبوں اور مقبروں کے بارے میں

(1) فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا:

”قبر پختہ نہ بنائی جائے، مٹی سے لیپ بھی نہ کی جائے، نہ اس پر عمارت کھڑی کی جائے۔“ - (قاضی خان)

”من ہے قبر کے پاس مسجد بنائی، نشان بنانا زینت کرنا۔“ - (کبیری)

(2) فتویٰ ملا علی قاری رحمۃ اللہ کا:

جو حنفی مذہب کے ایک مسلم امام ہیں اپنی کتاب مرقاۃ میں لکھتے ہیں:-

”قبر پر جو عمارت بنائی گئی ہو اس کا توڑنا اور ڈھادی بناوا جب ہے اگرچہ مسجد ہی کیوں نہ ہو۔“

(3) فتویٰ علامہ ابوالقاسم حنفی سرقندی رحمۃ اللہ کا:

”قبر کو اوپھا کرنا اور اس پر عمارت بنانا حرام ہے۔“ - (عقد المآل)

(4) فتویٰ پیر ان پیر عبد القادر جیلانی قدس سرہ کا:

”قبر پختہ بنائی حرام ہے۔ قبر پر قبہ بنانا مکروہ ہے۔“ - (غاییۃ الطالبین)

(5) فتویٰ ابن حجر عسکری رحمۃ اللہ علیہ کا:

”قبوں پر سے خلاف شریعت امور کا دور کرنا واجب ہے۔ اور اس کا ہدم لالام ہے۔
قبوں کا گرانا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ قبوں کا بنانا اسلام کو ضرر رسانی میں مسجد ضرار سے بھی زیادہ تقصیان دہ ہے۔“ - (جلاء العینین صفحہ 372)

خاتمه

اسلام جیسی قوی التاثیر قوت کی بے اثری و ناکامی

مسلمانوں کی اخلاقی و اقتصادی و دینی و دنیوی تباہی و بر بادی اور ہر جگہ ہر کام کی خرابی و بد انجامی کے سب سے ہڑے اسباب یعنی قبر پرستی، ارواح پرستی، جھنڈے، تحریے، خلاف شرع مفہیں، نذریں، مشرکانہ افعال، حرکات، خیالات، غنا، سماع، اچھل اور کوئی محفلیں، رقص و سرود کے جملے، مجرے غرض یہ کہ طرح طرح کے شرک اور قسم کی بدعتیں ہیں۔ ان سب خرافات کے ہلاک کرنے والے اثرات سے خود کو اپنی اولاد کو اپنے خاندان کو خوشی کر ناواقف اور بے علم مسلمان بھائیوں کو بچانا چاہیں تو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح سے پر حصین، سینیں، سائیں ورنہ ایمان سے دست بردار ہو جائیں قرآن پاک میں ہے:-

﴿وَكَانُوا مِنْ قَرِيبَةٍ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَخَاسَبُوهَا حِسَابًا شَدِيدًا﴾۔ (سورہ الطلاق آیت: 8)

”کتنی ایسی بستیاں گز رچکی ہیں جنہوں نے امرِ الہی اور فرمانِ نبوت سے سرکشی کی، پس ہم نے ان کا سخت محااسبہ کیا۔“

- | | |
|---------------------------------|-------------------------------|
| (1) جب پڑے مشکل اللہ ہی کو پکار | ہر مصیبت میں وہی ہوتا ہے یا ر |
| وہ کہے تو باغ ہو جاتی ہے نار | نر و بان و صلش کرد وار |
| فضل اس کا ہر طرح درکا ہے | |

- (2) اس نے آدم علیہ السلام کی کریۃ قبول تا خلافت اور نبوت ہو حصول
جب ہوئے نوح علیہ السلام نبی خاطر مول دی امان ان کو ڈبائے سب جھول
یہ حدیث اور آیت اخبار ہے
- (3) جب خلیل اس کو پکارے بے قرار آگ کو ان پر کیا باعث و بھار
جب ہوئے بختی میں عینی علیہ السلام لفگار لے گیا گردوں پر ان کو جوں شرار
آسمان پر اب وہ خوش کردار ہے
- (4) دی ذیح اللہ کو اس نے امام قصص یوسف بھی ہے سب پر عیاں
پادشاہی ان کو بخشی ہے بے گماں کھو دیا ان سے غلامی کا نشان
دل میں سوچو یہ اسی کا کار ہے
- (5) جب ہوئے ایوب علیہ السلام غم میں بتلا نیش نے کیڑوں کو بے طاقت کیا
تب پکارے اس کو یا رب دے خفا آن میں ان کو کیا چنگا بھلا
ایسی تکفیروں میں اللہ یار ہے
- (6) پیٹ سے پھلی کے یونس علیہ السلام کو نبات دی اسی نے ہے کریم اس کی صفات
قوم بھی کر دی مسلمان ان کے ساتھ ہیں وہ بے تعداد بس اس کی صفات
کیا لکھے خامی یہ بے مقدار ہے
- (7) ہود علیہ السلام کو جب عاد نے عاجز کیا تند آندھی سے دیا ان کو ازا
لوطیوں کو لوٹ علیہ السلام سے کر کے جدا شہر ان کا زیر و بالا کر دیا
اس طرح کا قادر و جبار ہے

- (8) ایسا مالک چھوڑ کر کیوں روز و شب مدعا قبروں سے کرتا ہے طلب
پیروں ولیوں کو پکڑ لینا سب ہے سراسر برخلاف شان رب
حق کے گھر کا کیا کوئی مختار ہے
- (9) بن گیا تو حاجتی مخلوق کا تو نے کبھا غیر کو حاجت روا
رب کو چھوڑ کر بندے کا بندہ ہوا کچھ تو شرمadel میں اے مرد اللہ
وہ رحیم اس شرک سے بیزار ہے

نظم توحید در ترویید شرک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ امَا بَعْدُ!

اللہ فرما چکا قرآن کے اندر
میرے محتاج ہیں بیڑ دیکھیں
کہ کام آؤے تھماری بیکسی میں
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
بیکی ہے شرک یارو اس سے پچنا
نہ بخشے گا اللہ شرک کو مطلق
مقرر وہ جنم میں پڑے گا
تو پھر تم منیں کیوں مانتے ہو؟
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے یہ بتایا
سکھاتا ہے وہی راہ جنم
کسی کو ہے وہ قبروں پر جھکاتا
بھلا کر راہ جا خندق میں جھونکا
پھنسے ہو تم کس طرح آب و گل میں
اللہ کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو
نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مقادر
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

نہیں طاقت سوا میرے کسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسراے کا
اللہ سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
خبر قرآن میں ہے یہ محقق
معاذ اللہ: جسے اس نے نہ بخشنا
اگر قرآن کو حج جانتے ہو
تمہیں یہ طور بد کس نے سکھایا؟
ہے شیطان دشمن اولاد آدم علیہ السلام
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا
غرض اللہ سے دونوں کو روکا
مسلمانو! ذرا سوچو تو دل میں
بہت غفلت میں سوئے اب تو جاؤ
وہ مالک ہے سب آگے اس کے لاچار
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا اللہ سے

بیان شرک سن کہتے ہیں مردک
 ارے لوگو زبان اپنی کو روکو
 اللہ لعنت کرے اس رویہ پر کہ
 ہے ہو بغض آل مصطفیٰ کا
 جسے اصحاب (رضی اللہ عنہم) حضرت ﷺ سے ہوا نکار
 ہے کچھ بغض ہوئے اولیا سے
 اب اتنا اور بھی سن رکھے حضرت
 ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
 تو اپنے حال میں کچھ سوچ خرم
 زیال اب بند کر و اللہ اعلم

تبصرے

درسِ توحید کی نسبت بہت سے علماء کے تبصرے موصول ہوئے ہیں جن میں سے چند علماء کرام کے تبصرے درج کئے جاتے ہیں:-

(از مولا نا احتشام الحنفی صاحب تھانوی)

(1) ”درس توحید“ نامی رسالہ مصنفہ حافظ سراج الدین صاحب جود پوری میری نظر سے گزرا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ ملت کی تمام روحانی قوتوں کا سرچشمہ توحید ہے اور ملت کی رو حادی دل شرک ہے۔

آج کل جبکہ ”یہ امت روایات میں کھو گئی“، دائمی مہلک بیماریوں میں گرفتار ہے ”درس توحید“ کا رسالہ نسخہ، شفای بخش ثابت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اجر عظیم اور عام مسلمانوں کو استفادہ کی توفیق عطا فرماؤ۔ آمین!

اللّٰهُمَّ آمِينَ !!

(دستخط) (بندہ احتشام الحنفی تھانوی)

12/8/56

(از مولا نا محمد متین صاحب خطیب دارالعلوم کراچی)

(2) میں نے ”درس توحید“ مصنفہ و مرتبہ حافظ سراج الدین صاحب جود پوری کا مطالعہ کیا۔ اس دور میں توحید کا وہ سبق جن کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں تشریف لاتے رہے اور جس کے علم بردار بن کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام آتش نمرود کا مقابلہ کرنے کے لئے بے دھڑک آگ میں کو دپڑئے جس کی تمجیل نبی آخر الزمان علیہ اکرمۃ

واعلیٰ سلم نے فرمائی اور جس سے انحراف کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل سے امامت کا منصب چھین کر بنی اسرائیل کو عطا کیا گیا آج اس کے احیاء کی جتنی ضرورت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ شرک ہی ایسی بیماری ہے جو انسان کو انسانیت کے درجے سے گردیتی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں اسی احیائے توحید کی کوشش کی ہے جس کے مطابع سے ایک حد تک توحید کا احیاء ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ لوگ اس کو اپنے مطالعہ میں رکھیں گے۔ فقط۔

وَالسَّلَامُ

محمد متین الخطیب دارالعلوم کراچی

12/5/26

(از مولانا ناصر الدین صاحب روحي بانی صدر ادارۃ تبلیغ القرآن کراچی)

(3) درس توحید: مؤلف مولانا حافظ سراج الدین صاحب جود چبوری ناشر حکیم مولوی عبد العزیز میمن شائع کردہ ادارہ تصنیف بارنس اسٹریٹ کراچی صفحات (48 سائز خورڈ) (پانچواں ایڈیشن)۔

اسلام سیدھا سادھانہ ہب ہے اس میں کوئی اشیٰ پہنچ نہیں ہے کیونکہ سبھی دین فطرت ہے اس کی بنیادی تعلیم توحید ہے۔ اسلام نے شرک کی جزوں کو اکاڑ پھینکا لیکن آج اسلام کو اس کے نام نہاد ٹھیکیداروں (علماء سوء اور بدعتی پیروں) نے بہری طرح بگاڑ دیا ہے اور صورت مسخ کر دی ہے۔ افسوس کہ اسلام کے نام پر شرک و بدعت کی گرم بازاری ہے اور ہشت دھرمی۔ پھر لطف یہ کہ ان مشرکانہ اور بدعتانہ اعمال و افعال کے لئے قرآن و حدیث سے سند لانے کی سی ناسعودو کی جاتی ہے۔ فَاعْتَرُوا بِاُولِي الْأَبْصَارِ۔

ان حالات سے محاشر ہو کر مولانا سراج الدین صاحب جود چبوری نے نہایت عام فہم الفاظ میں یہ رسالہ ”درس توحید“ ترتیب دیا ہے جس میں توحید کی تعلیم ہے اور شرک و بدعت

کار دیکھا گیا ہے۔ اندراز بیان نہایت مؤثر اور دلکش ہے ہر بات کی سند قرآن و حدیث اور اقوال فقہاء و صلحاء سے پیش کی گئی ہے۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ اس کا ترجمہ پاکستان کی ہر زبان میں ہو اور یہ کتاب مسلمانوں کے ہر گھر میں پہنچنی چاہیے۔ اللہ مؤلف اور ناشر کو جزائے خیر دے۔ آمین!

(دستخط)

فیروز الدین صاحب روحی
بانی و صدر ادارہ تبلیغ القرآن کراچی

اتباع حدیث کی تاکید

(از مولوی خرم علی صاحب مرحوم حنفی)

کیا مجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
دروائے درج مصطفیٰ ہے
صرف و عالم و حکیم و نبی
کرتے رہے اسی کی خوش چینی
بaba کے ہاں سے کون لایا
جس نے پایا بیس سے پایا
یہ شاہراہ محمدی ہے
گنجیدہ رازِ احمدی ہے
مشعل افروز راہ سنت
برہمن بخ و شاخ بدعت
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے
جب اصل ملے تعلق کیا ہے
اب زیادہ تو مجھ سے کرنہ کلکل
بالفرض فلاں ہے مردِ کامل
وہ بھی اسی در کا گدا تھا
مکتوب بہت ہیں تو نے دیکھے
ملفوظِ محمد صلی اللہ علیہ کو اب لے
ناحق تھے اور کچھ ہوں ہے قرآن و حدیث تھوڑے کو بس ہے
حق ہو گا حدیث خواں سے "خرم"
اور شاد رسول فخر عالم

ضمیمه درس توحید

از خادم الاسلام عبد الرؤوف

درس توحید میں قرآن و حدیث فقہاء کرام اولیاء کرام بزرگان دین کے حوالے سے ہماری رہنمائی کی گئی ہے۔ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجے بلند فرمائے۔ آمین

اب میں اپنے کلمہ گو بھائیوں سے مؤذ بانہ گزارش کروں گا آپ کو معلوم ہے کہ شیطان نے ہمارے بابا آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دنیا میں جاؤ اور ہماری فرمانبرداری کر کے اپنا جنت کا گھر لے لو۔ شیطان ہمارا بدی دشمن ہے۔ اپنا ساتھی ہمارا ہے۔ دن رات گناہوں میں بٹلا کرتا ہے، انسان کو جب ہوش آتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف نادم ہوتا ہے، تو بُر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ برا امہربان ہے ہمارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، اس وقت شیطان برا اتملا تا ہے، کہتا ہے کہ میری ساری محنت کی کرانی اکارت ہوئی، اس نے کہا ایسا کام کراؤ جس کو یہ نیکی سمجھے، تو بُر کی توفیق نہ ہو اس نے جتنے شرک و بدعت کے کام تھے وہ ہم سے کرائے ہمارے رُگ و ریشے میں ایسے بخادیے کر انہی کو ہم نے دین حق سمجھ لیا ہے۔ باوجود قرآن و حدیث پر ایمان ہونے کے اور یہی صراط مستقیم ہے، پھر بھی ہمارے دل ایسے خست ہو گئے ہیں کہ حق کو سننا بھی پسند نہیں کرتے بلکہ حق والوں کا مضائقہ اڑاتے ہیں، طرح طرح کے ناموں سے پکارتے ہیں، میاں یہ تو وہابی ہیں، یہ تو اولیاء اللہ کے منکر ہیں، ان کی مخلوقوں میں متین ہو ان کی بات نہ سنو۔ میرے دوستو! عزیز بھائیو! یہ تو شروع دنیا سے ہی شیطان نے اپنا جال بچھایا ہوا ہے باطل کو حق بنا کر ہمارے دلوں میں بخادیا اور حق کو باطل۔ اللہ تعالیٰ اس کے فریب و جعل سے ہم کو بچائے۔ آمین۔

اب میں علماء سوہ سے گزارش کرتا ہوں کہ بڑے مول کو چھوٹے مول سے نہ پتو۔ آپ خوب جانتے ہیں جتنی شرک و بدعتیں ہمارے ہاں جاری ہیں یہ سب قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان امثل ہے:-

”اے بندے! تو زمین سے لے کر آسان سک گناہ لے کر آئے گا علاوه شرک کے، اس کے بخشے پر میں قادر ہوں“۔ لیکن ذرا مختنہ دل سے سوچئے ہم نے تو شرک و بدعت کو عبادت بنالیا ہے۔ پھر اہلسنت والجماعت نام بھی رکھ لیا ہے۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر مودہ بناہے گزارش کرتا ہوں ایک لاکھ چوتیس ہزار پنج بیمتر علیہ السلام آئے صرف تو حید کی خاطر ہو جوان کو اذیتیں دی گئیں قرآن و حدیث سے واضح ہیں۔ تاجدار مدینہ کو کفار مکنے جو کچھ تکلیفیں دی ہیں دنیا کے سامنے روشن ہیں۔ ان سب تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے کافر الحنف کو بلند کیا، فتح کہہ پر آپ نے اعلان فرمایا جتنے بت قبے مزارات وغیرہ ہیں سب کو ڈھادو۔ تاجدار مدینہ تو یہ حکم دیں، ہم اہل سنت والجماعت کھلانے والے اس کے خلاف کریں، مقبرے بنائیں، عرس میلے رچائیں، نذر و نیاز اور حجتیں اللہ کے غیر سے مانگیں اہل سنت والجماعت بھی کھلوائیں۔ اللہ کے عذاب سے ڈر و نیا پندرہ روزہ ہے اب بھی وقت ہے اعلان کرو، ہم صدق دل سے توبہ کرتے ہیں شیطان کے دھوکے میں ہم بچنے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہدایت دی، ہم اپنے پیروکاروں کو بھی ہدایت کرتے ہیں تم بھی صدق دلی سے توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو وہی بخشے والا مہربان ہے۔

اب میں اپنے مجاور بھائیوں سے درود مندا اچیل کرتا ہوں:-

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پکی قبریں اور مزارات وغیرہ ڈھانے کا حکم کریں آپ نے ان کی دکانیں ہی قائم کر لیں۔ خود بھی شرک میں بنتا ہو رہے ہو، عوام کو بھی اس میں جاتا کر رہے ہو۔ ان کی تعظیم و تکریم اللہ تعالیٰ کے گھر خانہ کعبہ سے بھی زیادہ بڑھادی کوئی جوتے

لے کر اندر جائے تو اس کو بے ادب کہتے ہو۔

میرے بھائی! حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے نیچے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہ سے بیعت لی اور بیعت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا مندی کا اعلان فرمایا بعض بزرگوں نے اس درخت کو تبرک سمجھ لیا کہ جس کے نیچے خود سرور کائنات بیٹھ کر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رضا مندی کا اعلان قرآن مجید میں کرتا ہے تو واقعتاً یہ درخت بہت برکت والا ہے اور تعظیم کا مسْتَحْقٰ ہے۔ لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیج کر اس درخت کو بڑوں سے کٹا دیا اور آج تک بلکہ قیامت تک اس شرکی عقیدے کو ختم کر دیا۔

محترم! یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا عقیدہ ہے کہ جس کی تعظیم و تکریم کا حکم قرآن مجید اور حدیث شریف میں نہیں ہے اس کی تعظیم و تکریم شرک ہے۔ مسلم شریف جلد اول میں ہے:-

”عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسْدِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَلَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا أَبْعَثُكَ
عَلَىٰ مَا بَعْثَنَّىٰ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَا تَدْعُ
بِمُثَلًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشَرِّفًا إِلَّا سُوَّيْتَهُ“۔

”ابوالھیاج اسدی کہتے ہیں مجھے جناب علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تجھے اس کام کے لئے نہ بھیج دوں جس کام پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور فرمایا تھا“ کہ جو بھی صورت و تمثیل دیکھو سے مٹادو اور ہر اونچی قبر کو ہموار کر دو۔“

حضرت فضال بن عبد رضی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نا آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کو ہموار کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ (مسلم شریف جلد اول)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرمائیں کی قبر بنا نے سے اور ائمہ دین میں سے امام

ابوحنفہ رحمۃ اللہ علیہ ہر اس چیز کو قبر پر لگانے سے منع کریں جس کو آگ نے مس کیا ہو یعنی جس کو آگ پہنچی ہو تو بتائیں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کی یا ائمہ دین کی پیروی کرتے ہو یا اہل سنت والجماعت اور با ادب کا سلسلہ لگا کر قرآن و حدیث، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ دین کا مذاق کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو جہنم کا ایندھن بنار ہے ہو؟

آپ کی یہ بات کہ یہ بزرگان پہنچے ہوئے ہیں اور اللہ کے پاس ہماری سفارش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہندو کفار کا بھی عقیدہ ہے اور کفار مکہ بھی یونہی کہا کرتے تھے۔ اللہ کو اللہ مانتے ہیں اور عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ اولیاء ہماری سفارش کرتے ہیں، ہماری ضرورتیں اللہ تعالیٰ سے پوری کرواتے ہیں اس عقیدہ کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف تردید کی اور ثابت کر دیا کہ جن بزرگوں کے متعلق کفار کا یہ عقیدہ ہے وہ بزرگ قیامت کے دن ان کے دشمن ہوں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کے پاس دعویٰ دائر کریں گے اور صاف انکار کریں گے کہ یا اللہ ہم کو کوئی علم نہیں کہ کب یہ لوگ ہم کو پکارتے تھے۔ قرآن مجید میں موجود ہے: ﴿وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَفِلُونَ﴾ "اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کو پکارتے ہیں وہ سب ان کی پکار سے بے خبر ہیں"۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ یعنی علیہ السلام سے پوچھئے گا تو یعنی علیہ السلام بھی انکار کر دیں گے۔ یا اللہ جب تک میں ان میں رہا مجھے کسی نے حاجت روائی کے لئے نہیں پکارا جب تو نے مجھے اٹھایا تو تو جانتا ہے مجھے کوئی علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اگر قبروں میں کوئی آدمی ان کی بات سن بھی لے تو قیامت تک جواب نہیں دے سکتا۔ سفارش یا حاجت روائی تو سفید جھوٹ اور قرآن کا انکار ہے اگر یہ مسئلہ صحیح ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قبر پر جا کر پکارتا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مرتبہ والا پوری کائنات میں کوئی بھی نہیں، اب میں

اپنی ماوں بہنوں اور بیٹیوں سے بھی درد مندانہ گزارش کروں گا کہ آپ جو اللہ کو چھوڑ کر آج اس مزار پر کل اس مزار پر جا کر چادریں چڑھاتی ہوں زر و نیاز کرتی ہو مشکل کشائی کرواتی ہو؛ متنیں مانتی ہو مزار کی جالیوں پر ڈورے باندھتی ہو اور ان کو حاجت روکا بھتی ہو بڑے افسوس کی بات ہے جو اپنے اوپر سے کمھی بھی نہیں اڑا سکتے جن کو خود لوگ نہلاتے اور کفن پہناتے ہیں اور قبر میں لانا کر اوپر مٹی ڈالتے ہیں وہ آپ کے حاجت روکا مشکل کشانہیں۔ سارا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی الوبیت و ربوبیت سے بھرا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ مانگنا ہے مجھ سے مانگو۔ سب پیر و پیغمبر، شاہ و گدا میرے در کے محتاج ہیں۔ افسوس صد افسوس اس کا در چھوڑ کر کہاں در بد رکی ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہو۔ جو تمام بادشاہوں کا بڑا باوشاہ ہے، جس کے خزانے ہمیشہ بھرے ہوئے ہیں جو خود کہتا ہے مجھ سے مانگو میں تم کو دوں گا اس ذات پاک کو چھوڑ کر ایسوں کے دروازے پر گئے جن کے پاس کچھ نہیں۔ جن کا کفن لوگوں نے خود خریدا، جن کا مال و راثت اقرباء نے تقسیم کر لیا، جن کی بیویوں نے دوسرے خاوندوں سے شادیاں کر لیں، جن کو کسی قسم کا کچھ علم نہیں، جو خود اللہ تعالیٰ کی رحمت کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر و توبہ کرو اللہ تو فیض دے۔

اگر شرک و بدعت سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ایک بھی نیکی قبول نہیں کروں گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم نہ کانہ بناؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فضل و کرم سے شرک و بدعت سے بچائے۔ آمین! اسلام پر قائم رکھے اور جنت الفردوس میں ہمارا گھر بنائے۔ آمین اب میں عوام بھائیوں سے دریافت کرتا ہوں ایک کتاب آگ میں گرتا ہو تو اسکو آپ ضرور بچانے کی کوشش کریں گے۔ میرے عزیز دوستو بھائیو! جبکہ آپ کے کلد گو بھائی نمازی حاجی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائیں گے تو کیا انکو بچانے کی کوشش کرنا آپ کا فرض نہیں ہے؟ ضرور ہے، میں فرض ہے انہیں بڑی نرمی کے ساتھ قرآن و حدیث کی روشنی

میں سمجھائیں۔ بھائیو! شیطان اپنا ساتھی بنارہا ہے۔ قیامت والے دن سب مل کر اس سے کہیں گے تو نہ ہم کو گراہ کیا۔ وہ جواب دے گا کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول اس کی کتابیں سمجھانے والے نہیں آئے تھے؟ انکی بات تو تم نے مانی نہیں، میرے ذرا سے وہ سے میں تم فریغتہ ہو گئے کہ میرے ساتھی بن گئے، اب تم بھی میرے ساتھ جلو۔

میرے کلمہ گو بھائیو! بہت بُدھکانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اے بندے! زمین سے لے کر آسمان تک کے گناہ کر کے آئے گا اس کے بخشش پر قادر ہوں علاوہ شرک کے میرے کلمہ گو بھائیو! بڑے سے بڑے گنہگار کی ایک نہ ایک دن بخشش ہو جائے گی لیکن مشرک ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ بھائیو! اب بھی وقت ہے اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے تو پہ کرلو، اپنا جنت کا گھر لے لو۔

نوٹ:- ہمیں تو یہ امید ہے کہ حضرت مولانا الیاس صاحب سے تعلق رکھنے والے، تبلیغی جماعت والے، بڑے خلوص کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں گے اصل تبلیغ یہی ہے۔ ایک لاکھ چوتیس ہزار تینغیروں کی سنت! فرمانوں کو پہنچانا اور عمل کرنا و کرانا خلوص دل کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کریں گے اور اس کی اشاعت میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں گے۔

مشرک کی مثال ایسی لکڑی کی کڑی ہے جس میں دیکھ لگ جاتی ہے اور وہ اندر ہی اندر لکڑی کو کھا جاتی ہے اور پر سے تو رنگ روغن سے خوب جگہاٹی نظر آتی ہے لیکن اندر سے بالکل کھوکھلی ہوتی ہے۔ اسی طرح شرک ایمان کو کھا جاتا ہے۔

(یہ کتاب اردو سندھی اور گجراتی میں بھی چھپی ہوئی ہے آپ کو جس زبان کے ترجمہ والی ضرورت ہو، ہم سے طلب فرمائیں)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قبرستان جانست ہے

الحمد لله العلي العظيم وأصلى على رسوله الكريم

وأنسلم على أتباع دينه القديم

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ -
أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاٰ وَمَا يَشْعُرُونَ إِنَّمَا يَعْثُونَ﴾.

(سورة النحل۔ آیت: 20-21)

نبی پاک نے جب قبروں پر جانے کی اجازت دی تو اس وقت یہ بھی بتادیا کہ قبروں پر
کچھ لینے کی غرض سے نہ جاؤ بلکہ کچھ دینے جاؤ اور دینا یہ ہے کہ قبروں کے حق میں دعا کرو
کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب سے سالمی میں رکھے ان کے گناہ معاف کر دے۔ نبی کرم صلی
الله علیہ وسلم نے قبروں کے لئے یہ دعا تعلیم فرمائی ہے۔

”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ
بِالْأَمْرِ“۔ (ترمذی)

ترجمہ: ”اے قبر کے بائیو! تم پر سالمی ہو واللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے اور ہمیں
بھی۔ تم ہم سے پہلے جا چکے ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے میں۔“ (ترمذی)
بالکل یہی معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بوجب ہم اپنے ہمرازے والے کے

ساتھ کرتے ہیں جا ہے وہ ایک عام گھنگار مسلمان ہو اور جا ہے اللہ کا نیک بندہ اُس کا جائزہ ہمارے سامنے ہوتا ہے اور ہم صرف باندھ کر دعا کرتے ہیں کہ "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبَّنَا وَمِنْتَنا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا" الخ آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ زمین کے باہر تو ہم اپنے مرنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کر رہے ہیں مگر جب وہ زمین کے اندر اتر جائیں تو ہمارے حاجت رو "مشکل کشا" بن جائیں۔

غرض یہ کہ قبرستان میں جانا اس حد تک سنت ہے کہ وہاں جا کر ہم اپنی قبر اور موت کو یاد کریں اور قبر کے عذاب سے بچنے کے لئے ہم دنیا میں نیک و صالح عمل کریں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قبر کو یاد کر کے اس قدر روایا کرتے تھے کہ ان کی داری مبارک آنسوؤں سے بھیگ جایا کرتی تھی۔ لیکن آج کل ہم نے قبرستان جا کر بجائے اس کے کہم اپنی اور صاحب قبر کی مغفرت کی دعا نہیں اس کے بر عکس ہم قبروں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں، قبروں پر بجاورت اور فلندری کرتے ہیں، سجدے اور طواف کرتے ہیں، رونا دھونا کرتے ہیں، شیرینی بائتھتے ہیں، چادریں چڑھاتے ہیں، چرس، بھنگ اور عربیانی و فحاشی ہوتی ہے، گانا بجانا ہوتا ہے عرس اور میلے ہوتے ہیں، بختیں اور مرادیں ہوتی ہیں، تبرک اور چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں غرض ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا وہ کام کئے جاتے ہیں اور جس میں مبتلا ہونے والوں کو دنیا میں ذلت اور آخرت میں جہنم کا حقدار قرار دیا ہے۔

"عَنْ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَجَدَّدُونَ قُبُورُ أَنْبِيَائِهِمْ صَالِحِيهِمْ مَسَاجِدٌ إِلَّا فَلَا تَتَحَدَّوْا الْقُبُورُ مَسَاجِدٌ إِنَّمَا أَنْهَاكُمْ عَنِ الْذِكْرِ"۔ (رواه مسلم۔ مشکوہ ص: 69)

ترجمہ: ”جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نادہ فرماتے تھے کہ لوگوں کا انکھوں کرنے لوگ تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں انہوں نے اپنے انہیاء اور اپنے اولیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ اور عبادت گاہ بنالیا تھا۔ سنو تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا میں اس فعل سے تم کو منع کرتا ہوں۔“ (مسلم) اور اسی طرح قرآن کریم میں اس فعل شنیع سے روکنے کے لئے کس قدر بلیغ اور علیٰ بیان آیا ہے:-

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يَخْلُقُونَ - أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ إِيَّاهُنْ يُعْنُونَ﴾۔ (سورہ النحل)

ترجمہ: ”اور اللہ کے علاوہ وہ دوسرا ہستیاں جن کو لوگ (حاجت روائی کے لئے) پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق ہیں مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو یہ تک معلوم نہیں ہے کہ کب انہیں (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھایا جائے گا۔“ یہ الفاظ بتارہ ہے ہیں کہ یہاں خاص طور پر جن بناؤثی معبدوں کی تردید کی جا رہی ہے وہ نتوہت ہو سکتے ہیں نہ شیطان اور نہ فرشتے بلکہ صاف صاف مراد قبر والوں سے ہے کیونکہ شیطان اور فرشتے تو زندہ ہیں ان پر ”اموات غیر احیاء“ (مردے ہیں نہ کہ زندہ) کا اطلاق ممکن نہیں رہے لکڑی اور پتھر کے بت تو ان کے لئے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تو لامحالہ ”ومَا يَشْعُرُونَ إِيَّاهُنْ يُعْنُونَ“ (ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ ان کو دوبارہ کب زندہ کر کے اٹھایا جائے گا) سے مراد انہیاء شہداء صالحین اور دوسراے غیر محمولی انسان ہی ہو سکتے ہیں جن کو ان کے معتقدین دیکھیزدا تا، سمجھ بخش مشکل کشا، فریادرس، غریب نواز اور نہ جانے کیا کیا قرار دے کر حاجت روائی کے لئے پکارنا شروع کر دیتے ہیں۔ آج اس امت پر نگاہ ڈالنے تو یہی نقشہ نظر کے سامنے ہو گا کہیں کوئی قبر موجود خالق ہے۔

کہیں کوئی آستانہ ہے جس پر جیتیں جھکائی جا رہی ہیں کسی کو دیگر کسی کو غوث کسی کو مشکل کشا پکارا جا رہا ہے اور وہ گھر جہاں پیشانیوں کو جھکنا چاہیے تھا خالی پڑے ہیں۔ اور اس ذات کے ساتھ بوجھ معنوں میں دیگر مشکل کشا اور حاجت روایہ ہے یوں شرک ٹھہرائے جا رہے ہیں۔ اب اگر مالک کائنات کا غصہ اس امت پر نہ ٹھہرے اور وہ اس امت پر عذاب نہ کرے تو اور کیا ہو؟ پروردگارِ عالم کو سب سے زیادہ نفرت اس بات سے ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو اس کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرایا جائے یا اس کو چھوڑ کر کسی اور کو پکارا جائے لہذا ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو شرک کی گندگی سے بچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔

اللہ کے سوا کسی اور کو حاجت روای مشکل کشا مان لیا جائے اس بات کو کہیں وہ ظلم عظیم کا نام دیتا ہے جیسے سورۃلقمان میں ہے کہ ﴿إِنَّ الشَّرَكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (لقمان-13) ”بے شک شرک سب سے بڑا ظلم عظیم ہے۔“ اور کہیں مالک شرک کو گالی سے تعیر کرتا ہے۔ جیسے بخاری کی روایت میں ہے: (ابن آدم شتمنی) ”ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے۔“ تو میرے عزیز دوستو! حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی اس شرک جیسی نجاست میں لات پڑ ہو کر بخیر توبہ کے مرجائے اس کو اللہ تعالیٰ بھی معاف نہ کرے گا اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلا رہے گا چاہے اس نے نمازوں پر نمازیں پڑھیں ہوں، روزے رکھے ہوں یا بے شمار حجج کئے ہوں۔

اس کے علاوہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے جیسے کہ مسلم کی حدیث میں ہے:-

”عَنْ حَابِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهْيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَصِّصَ الْقَبْوُرُ وَأَنْ يُبَنِّي عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ۔“ (رواه مسلم مشکوہ ص: 178)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے سے منع فرمایا اور اس سے بھی کہ قبر کے اوپر کوئی عمارت بنائی جائے یا قبر پر بیٹھا جائے۔" (مسلم)

تو میرے عزیز و دوستو! ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ ان قبروں کو پختہ بنانے، ان پر عرس میلے کرنے، ان پر جاودت کرنے اور ان کی پرستش کی کس قدر رخت و عیید ہیں نازل ہوئی ہیں لیکن ہم اسی قدر برائی میں ملوث ہوتے جا رہے ہیں۔
آخر میں ایک واقعہ کر ختم کرتا ہوں شاید اسی واقعہ سے ہی ہمارے بھائیوں کی عقل پر پڑے تا لے کھل جائیں۔

تفصیل پاک و ہند سے قبل کا انگریزیں کی میٹنگ میں مسلمان علماء انگریز اور ہندو تمام ایک ساتھ بیٹھا کرتے تھے ایسے ہی ایک موقع پر مسلمان عالم نے ہندو پشت بجواہر لال نہرو سے پوچھا کہ تمہارے عقیدے میں بت پرستی منع ہے پھر تمہارے بھائی بت پرستی کیوں کرتے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہمارے بھائی کھڑے ہوؤں کی پوچا کرتے ہیں اور تمہارے بھائی لیئے ہوؤں کی اس میں کیا فرق ہے؟

تو میرے عزیز و دیکھو کس قدر شرم کا مقام ہے کہ ایک غیر مسلم مسلمان کے عمل پر طعنہ زدنی کر رہا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں سمجھو عطا فرمائے۔ آمین

توحید کا ڈنکا عالم میں بجا دیا کملی والے نے
انھو پاکستانی بھائیو! تم بھی پاکستان میں
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح توحید کا علم بلند کرو۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

فَالْرَّسُولُ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**كُلُّ مُحْدَثٍ ثَرِيقٌ بِدُعَةٍ
وَكُلُّ نَبِيٍّ بِدُعَةٍ ضَلَالٌ لَّهُمَا
وَكُلُّ ضَلَالٍ لِّلَّهِ فِي النَّارِ**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(دین میں) ہر نئی چیز بدعوت ہے
اور ہر بدعوت گمراہی ہے — اور
ہر گمراہی کا ٹھکانہ آگ ہے۔

(اسے ہر قسم کے جملے میں بیان کیا ہے اور اسے صحیح کہا ہے)





مکتبہ اللہیہ کی دیگر مظبوعات



اسلام اسلام کا صاف حاصلیں کے لئے گلوبال مرکز

